سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(جمعرات13، جمعتہ المبارک14، سوموار17، منگل18، بدھ19، جمعرات20-جون2019)

(یوم الخمیس9، یوم الجمع10، یوم الاثنین13، یوم الثلاثہ14، یوم الاربعاء15، یوم الخمیس16- شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ جات: 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دسواں اجلاس

جمعرات،13۔جون2019

جلد 10 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1
3۔	ضمنی بجٹ برائے سال19-2018 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
4۔	ایجنڈا	------------	3
5۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
6۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	13
7۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
8۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	15
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	15
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	45
11۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	49
	پوائنٹ آف آرڈر		
12۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہوں و مراعات کے حوالے سے اسمبلی سے پاس ہونے والے بل پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ	------------	56
	توجہ دلاؤ نوٹس		
13۔	ضلع پاکپتن: چک شاہ کھگہ کی 13 سالہ یتیم بچی کا اغواء و دیگر تفصیلات	------------	62
14۔	لاہور: داتا دربار کے باہر بم دھماکا سے متعلق تفصیلات	------------	62
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
15۔	آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019	------------	64
16۔	آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019	------------	64

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
17-	مسودہ قانون(ترمیم)زکوٰۃ و عشر پنجاب2019	-----------	65
	رپورٹیں(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
18-	پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	65
19-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	66
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)		
20-	مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	67
	جمعتہ المبارک،14-جون2019		
	جلد10 : شمارہ2		
21-	ایجنڈا	-----------	85
22-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	87
23-	حمد باری تعالیٰ	-----------	88
	سرکاری کارروائی		
24-	سالانہ بجٹ برائے سال2019 پر وزیر خزانہ کی تقریر	-----------	89
25-	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال20-2019 کا پیش کیا جانا	-----------	105
26-	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال19-2018 کا پیش کیا جانا	-----------	105

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)		
27۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2019	-----------	106
	ترامیم (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
28۔	قانون سروسز پر سیل ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعات 5 اور 76 کے تحت دوسرے شیڈول اور قواعد میں ترامیم	-----------	106
	سوموار، 17۔جون 2019		
	جلد 10 : شمارہ 3		
29۔	ایجنڈا	-----------	109
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	111
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	112
	تعزیت		
32۔	سابق معزز ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر اور معزز ممبر اسمبلی سید خاور علی شاہ کے بھتیجے کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	113
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
33۔	سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث	-----------	113
	منگل، 18۔جون 2019		
	جلد 10 : شمارہ 4		
34۔	ایجنڈا	-----------	175
35۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	177

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
36-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	178
	تعزیت		
37-	نوجوان صحافی حافظ محمد بلال احمد خان اور سابق ممبر اسمبلی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	179
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
38-	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر عام بحث (---جاری)	-----------	180
	بدھ،19-جون2019		
	جلد10 : شمارہ5		
39-	ایجنڈا	-----------	263
40-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	265
41-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	266
	تعزیت		
42-	سابق ممبر اسمبلی محترمہ سلمیٰ بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	267
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
43-	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر عام بحث (---جاری)	-----------	268

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،20-جون2019		
	جلد10 : شمارہ 6		
44-	ایجنڈا	-----------	343
45-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	345
46-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	346
	تعزیت		
47-	مصر کے سابق صدر محمد مرسی کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	347
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
48-	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث(---جاری)	-----------	348
49-	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2019/2063. Dated: 3rd June 2019. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Thursday, 13th June, 2019 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 14th June, 2019** for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2019-20 before Provincial Assembly of the Punjab at 3:00 p.m."

ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under rule 147 read with rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 14th June, 2019** for the presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2018-19 to Provincial Assembly of the Punjab at 03:00 pm."

Dated: Lahore, the 1st June, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) زکوۃ وعشر پنجاب2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) زکوۃ وعشر پنجاب2019ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال16-2015

ایک وزیر پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بدوزئی ایم پی اے،	پی پی۔213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبرSO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست،12۔ ستمبر، 18۔اکتوبر2018،9۔فروری2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت
5۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
6۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
7۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
8۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
9۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
10۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود وبیت المال
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں وکھیلیں
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
22۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
23۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اطلاعات وثقافت

7

24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15،24۔اپریل2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

16- جناب شکیل شاہد	:	محنت
17- جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18- جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	سکولز ایجوکیشن
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی

11

34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی

35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات وتعمیرات

36- جناب محمد طاہر : زراعت

37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ

38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعرات، 13-جون 2019

(یوم الخمیس، 9-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا
خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ
لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾
وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾

سورۃ المؤمنون آیات 115 تا 118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے (115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اس سے) اُونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (118)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے

کمال خلاق ذات اس کی جمال ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
بس اک مشکیزہ اک چٹائی ذرا سے جو ایک چار پائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے

چیئر مینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1. **میاں شفیع محمد ایم پی اے،** پی پی-258
2. **جناب محمد عبداللہ وڑائچ ایم پی اے،** پی پی-29
3. **نوابزادہ وسیم خان بدوزئی ایم پی اے،** پی پی-213
4. **محترمہ ذکیہ خان ایم پی اے،** ڈبلیو-331

شکریہ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کو عید مبارک۔

جناب سپیکر: آپ سب کو عید مبارک۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 784 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سرکاری وغیر سرکاری بس سٹینڈز
کی تعداد و سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*784: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری و غیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں مذکورہ بس سٹینڈز ہیں کیا کیا سہولیات ہیں ان کی منظوری کب ہوئی کن شرائط / قواعد وضوابط کے تحت منظوری عمل میں لائی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ سٹینڈز کتنے ہیں ان کی کس بنیاد پر منظوری دی گئی ان کے ذمہ کتنے واجبات واجب الادا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء اور مسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے برعکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے و دیگر خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے برعکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جارہی ہے تو ایسا کیوں ہورہا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل تین جنرل بس سٹینڈ ہیں اور بائیس ڈی کلاس سٹینڈز ہیں جن میں سے انیس سٹینڈز موٹر وہیکلز رولز کے مطابق منظور شدہ ہیں ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notice جاری کئے گئے ہیں۔ اڈا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد وضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C & D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایم اے کی منظور شدہ فیس کے علاوہ سٹینڈز پر بیت الخلاء کے لئے مسافروں سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے یا کوئی جگا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو فیس گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے وہی فیس پبلک ٹرانسپورٹ سے وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ کتنے سٹینڈز ہیں؟

جناب سپیکر! اب میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ بس اور ویگن سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے، اے، بی، سی، ڈی کلاس سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے اور ان کے لئے کیا قواعد وضوابط ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کوئی بات نہیں آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ جیسے میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی ان کی منظوری کا کیا معیار ہے، اے، بی، سی، ڈی کلاس بس اور ویگن سٹینڈز منظور کرنے کے لئے کیا کیا چیزیں ضروری ہوتی ہیں یہ کس معیار کے تحت اڈے منظور کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! اس وقت پورے پاکستان میں اے کیٹیگری تو نہیں ہے جہاں تک بی اور سی کیٹیگری کا تعلق ہے ان کے لئے متعلقہ RTA ہی ان کے قواعد وضوابط طے کرتی ہے اور وہی ان پر عمل کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال ان تالیوں کی نذر نہیں کرنا چاہتا، انہیں پتا ہی نہیں چلا کہ سوال کا جواب کیا ہے اور انہوں نے ویسے ہی تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ یہ سیکرٹری RTA کے متعلق ہوتا ہے حالانکہ حکومت پنجاب نے رولز بنائے ہیں اور سیکرٹری RTA تو ان کے ماتحت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے دوبارہ پوچھ لیتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری وہ rules and regulations بتائیں جن کے مطابق اے، بی، سی اور ڈی کلاس کے اڈے منظور کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ صرف لائسنس issue کرتی ہے اور انسپکشن وغیرہ متعلقہ RTA کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں)

جناب سپیکر: دیکھیں! وزیر صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری پہلی دفعہ جواب دے رہے ہیں اس لئے آپ تھوڑا سا حوصلہ رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز (ب) کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد و ضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C&D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، میں نے تو آپ سے سوال پوچھا ہی نہیں اور یہ میری جرأت ہی نہیں ہے بلکہ میں نے تو آپ کے توسط سے سوال پوچھا ہے۔ یہ تو ایک عام بندے کو بھی پتا ہے کہ سٹینڈز کی منظوری کا کیا معیار ہے؟ اس کے لئے کتنی زمین required ہے، وہاں پر بلڈنگ کتنی ہونی چاہیے، وہاں پر مسافروں کے لئے غسل خانے چاہئیں، کس کس ڈیپارٹمنٹ سے این او سی چاہیے؟ آپ نے خود فرمایا ہے کہ وزیر صاحب نہیں ہیں لیکن میں ہاؤس میں کھڑے ہو کر برملا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اس سارے سوال کا جواب غلط آیا ہے اور آپ مجھ پر اعتماد کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری !میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کوئی بھی بس سٹینڈ منظور کرنا ہو تو اس کے rules and regulations کیا ہیں؟ آپ اس کا جواب دیں۔ جس نے چٹ بھیجنی ہے وہ ذرا جلدی بھیج دیں۔۔۔(قہقہے)

کوئی بات نہیں پہلی دفعہ آپ کا ایک colleague وزیر کے بغیر جواب دے رہا ہے لہٰذا آپ تھوڑا سا ان کو encourage کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر !میں مفت مشورہ دیتا ہوں کہ انہیں ہاؤس میں آنے سے پہلے وزیر کی بجائے جناب پرویز الٰہی سے guidance لینی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان کا جواب سُنیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر!ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بس سٹینڈ کی منظوری کا فیصلہ کرتی ہے۔ ساہیوال میں ایک بس سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ rule کے مطابق معیار کو fulfill نہیں کرتا تھا اور دو بس سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notice جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس وقت آپ fresh ہیں اور میں بھی الحمدللہ fresh ہوں۔ ابھی ہم عید کر کے آئے ہیں اور ہم سب fresh ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ اس ہاؤس کے تقدس کا معاملہ ہے۔ اس سوال کا بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور ہم آپ کی بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ اس سوال کا بالکل غلط جواب دیا گیا ہے اور یہ بات on record رہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں وہاں پر یہ ثابت کروں گا کہ محکمہ نے اس سوال کا غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں نے آپ کے سوال کو pending کر دیا ہے اس لئے اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! پوائنٹ آف آرڈر رہنے دیں اور مجھے اگلا سوال take up کرنے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں انتہائی اہم بات کرنی چاہتا ہوں۔ یہ بہت بڑا ہاؤس ہے اور وقفہ سوالات ہاؤس کی proceeding کا ایک اہم حصہ ہے جو کہ مذاق کی نذر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! ایسی بات نہیں ہے اور یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ماڈل لاری اڈا کے قیام اور تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*825: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈز کی مرمت، تزئین و آرائش کے لئے فنڈز موجود ہونے کے باوجود کام شروع نہیں کیا گیا جس بناء پر جنرل بس سٹینڈ کھنڈر میں تبدیل ہو رہا ہے؟

(ج) حکومت نے اس منصوبہ کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس ماڈل لاری اڈا کی تعمیر اور جنرل بس سٹینڈ کی مرمت کا کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس کے لئے فنڈز اس کی اپنی آمدنی میں سے ہی لگائے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جیسے ہی جنرل بس سٹینڈ کی مرمت تزئین وآرائش کے لئے فنڈز پورے ہوئے، اسی وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا کام شروع کروادیا گیا تھا اور اس وقت تک جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل سکیموں building component کا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے road component کا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اور water supply & sewerage کا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

(ج) موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق جنرل بس سٹینڈ کا ایک علیٰحدہ اکاؤنٹ ہے اور جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی اسی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے جس میں سے اب تک 18 کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی کام بھی اڈے کی اپنی آمدن میں سے کروایا جائے گا۔

(د) جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کی مرمت تزئین وآرائش کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جس کی تفصیل اوپر جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں لکھا گیا ہے کہ موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق جنرل بس سٹینڈ کا ایک علیٰحدہ اکاؤنٹ ہے اور جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی اسی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے جس میں سے اب تک 18 کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کتنی ہے؟ مجھے پہلے اس کی کل آمدنی بتا دیں پھر میں اگلا ضمنی سوال پوچھوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! تقریباً 32 کروڑ روپے کے فنڈز اکٹھے ہوئے تھے جن میں سے 18 کروڑ روپے خرچ کر کے یہ سٹینڈ بنایا گیا ہے۔ پنجاب میں سب سے پہلے سرگودھا میں ماڈل بس سٹینڈ بنایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت تک جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے جس میں مندرجہ ذیل سکیموں building component کا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے road component کا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اور water supply and sewerage کا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل بتائیں گے کہ کس component پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا ضمنی سوال دُہرا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے 32 کروڑ روپے میں سے 18 کروڑ روپے building component, road component and water supply and sewerage پر خرچ کئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل بتا دیں کہ کس component پر کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر اس حوالے سے fresh question دے دیں تو میں انہیں اس کی تفصیل مہیا کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔ میں نے سادہ سا سوال پوچھا ہے۔ 18 کروڑ روپے سرگودھا جنرل بس سٹینڈ پر خرچ کئے گئے ہیں تو میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ building component, road component and water supply

and sewerageپر کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں؟ محکمہ نے تحریری طور پر جو جواب دیا ہے میں تو صرف اسی کی تفصیل مانگ رہا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس کی تفصیل مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! یہ توfresh questionہی بنتا ہے۔ اب اگر آپ یہ پوچھیں کہ پائپ کتنے روپے کا آیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری اس کی تفصیل تو نہیں بتا سکتے۔ محکمہ نے آپ کے سوال کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پائپ کی بات نہیں ہو رہی۔ یہ عوام کا پیسا ہے۔ 32 کروڑ روپے اکٹھے ہوئے اور اس میں سے 18 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری مہربانی کر کے مجھے 18 کروڑ روپے کی تفصیل بتا دیں کہ وہ کہاں پر خرچ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ 18 کروڑ روپے building component, road component and water supply and sewerageپر خرچ کئے گئے ہیں یعنی ساری تفصیل بتا دی گئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ building component, road component and water supply and sewerageپر کتنے کتنے اخراجات آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! 18 کروڑ روپے کے اخراجات سے سرگودھا جنرل بس سٹینڈ مکمل کیا گیا ہے اور یہ پنجاب کا سب سے بہترین جنرل بس سٹینڈ ہے۔ شکر کریں کہ کچھ پیسے ہمارے پاس بچ گئے ہیں اگر ان کی حکومت ہوتی اس بس سٹینڈ پر یہ 32 کروڑ روپے کی ساری رقم خرچ ہو جاتی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کوpendingکر دیں اور پارلیمانی سیکرٹری اس کی تفصیل لے کر مجھے اگلی مرتبہ مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کوpendingنہیں کیا جا سکتا۔ دیکھیں، میری بات سُنیں۔ آپ کے سوال کی پوری تفصیل جواب میں مہیا کی گئی ہے۔ جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا تقریباً اٹھارہ کروڑ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس میںbuilding componentکا کام

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سےroad componentکا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اورwater supply and sewerageکا کام پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کروایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں رقم نہیں لکھی گئی کہ کسcomponentپر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے اپنے سوال میں جو کچھ پوچھا تھا اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! اس طرح نہ کریں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے لہٰذا سے take upکرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا آپ آگے چلیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر826 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ سے ملکوال روڈ پر
سپیڈو بس سروس شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*826: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا، بھیرہ سے ملکوال تک روٹ کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس روٹ کا کوئی کرایہ نامہ جاری کیا ہوا ہے تو کب کیا تھا، موجودہ کرایہ نامہ کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کتنی بسیں اس روٹ پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی ان بسوں کو دی جاتی ہے؟

(د) کیا حکومت بھیرہ سے ملکوال اور بھیرہ سے بھلوال سپیڈو بس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بھیرہ سے ملکوال نان اے پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ جون 2018 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 0.93 پیسے فی کلومیٹر کے حساب سے 28 روپے بنتا ہے جبکہ اے سی ٹرانسپورٹ de-regulated ہے اور اس کا کرایہ مسافروں کو دی جانے والی سہولیات کی مناسبت سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ب) اس روٹ کا کرایہ نامہ بمطابق نوٹیفکیشن سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا نے جاری کیا ہوا ہے کرایہ نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس روٹ پر ضلع سرگودھا کے پرائیویٹ ٹرانسپورٹرز کی مختلف کمپنیوں کی 35 کے قریب ہائی ایس اور منی بسیں چلتی ہیں اور ان کو کوئی سبسڈی نہیں دی جاتی ہے۔

(د) چونکہ ان دونوں روٹوں پر کافی تعداد میں پرائیویٹ پبلک ٹرانسپورٹ موجود ہے اس لئے فی الحال اس روٹ پر سپیڈو بس چلانے کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے "Annexure "A میں مجھے جو کرایہ نامہ دیا ہے اس بابت پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ یہ کس کمیٹی نے اور کس سال finalize کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! بھیرہ سے ملکوال نان اے سی پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ جون 2018 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 0.93 پیسے فی کلومیٹر کے حساب سے طے ہوا تھا اور یہ -/28 روپے بنتا ہے۔ اس وقت اتنا ہی کرایہ وصول کیا جا رہا ہے اگر کہیں پر اس سے زیادہ کرایہ وصول کیا جا رہا ہے تو معزز ممبر اس کی نشاندہی فرما دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری میرے ضمنی سوال کو سمجھ نہیں سکے۔ میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ یہ کرایہ نامہ کس کمیٹی نے منظور کیا اور کب کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اور یہی بورڈ کرایہ نامہ کا فیصلہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 854 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پبلک ٹرانسپورٹ سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

*854: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کی غریب، محنت کش طالب علم اور کم تنخواہ دار طبقہ استعمال کرتے ہیں جس پر حکومت کی طرف سے سبسڈی دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت صوبہ کے مختلف اضلاع خصوصاً ان اضلاع جہاں پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے وہاں سبسڈائزڈ پبلک ٹرانسپورٹ کی سکیموں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ غریب، محنت کش، طالب علم، کم تنخواہ دار طبقہ اور دوسرے تمام مکاتب فکر کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سب کو سبسڈی نہیں دی جاتی۔ البتہ لاہور، ملتان، راولپنڈی کے میٹرو منصوبہ جات کے علاوہ لاہور کے صرف چھ اربن بس روٹس پر آپریٹرز کو ہونے والے نقصان کی مناسبت سے سبسڈی دی جاتی ہے۔

(ب) حکومت ایسی حکمت عملی بنا رہی ہے جس میں بغیر سبسڈی یا کم سے کم سبسڈی کے ساتھ پرائیویٹ آپریٹرز، پبلک ٹرانسپورٹ چلا سکیں جس کی حتمی منظوری کے بعد تمام ایسے اضلاع جہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے وہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ چلائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1155 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***1155: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سال 18-2017 سے آج تک کس کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں سے کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 19-2018 میں کتنی گاڑیاں بہاولپور میں رجسٹرڈ ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA راجن پور، وہاں پر مستقل MVE تعینات نہ ہے البتہ ڈیرہ غازی خان سے دو دن کے لئے MVE وہاں پر کام کرتا ہے۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق سال 2017 میں MVE نے 1733 گاڑیوں کا معائنہ کیا۔ جن میں سے 86 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 25 سے 30 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جبکہ سال 2018 سے اب تک 1998 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جس میں سے 155 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 30 سے 35 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا۔

(ب) موٹر وہیکلز ایکٹ کے مطابق MVE اپنے ضلع کی تمام کمرشل گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور معائنے کے لئے گاڑیوں کی تعداد فکس نہیں ہے۔

(ج) یہ سوال دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بہاولپور سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ راجن پور میں کوئی مستقل MVE تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ راجن پور میں مستقل MVE تعینات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! ہمیں 40 کے قریب MVE کی ضرورت ہے لیکن اس وقت 22 کے قریب MVE کام کر رہے ہیں۔ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو request بھجوائی ہوئی ہے اور جیسے ہی پبلک سروس کمیشن سے نئی recruitments ہو جائیں گی تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ضلع راجن پور میں یہ MVE کس جگہ پر کھڑے ہو کر گاڑیوں کا معائنہ کرتے ہیں؟ میری معلومات کے مطابق یہ دفاتر میں بیٹھے رہتے ہیں اور پیسے لے کر وہیں پر فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ سڑک پر کبھی کھڑے ہوئے نظر نہیں آتے۔ یہ رپورٹ کہاں بنائی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: اگر وہ ایسا کر دیتے ہیں تو کسی نے اس کی کوئی شکایت کی ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اسی لئے کیا ہے کہ یہ شکایات ہیں کیونکہ ہمیں روڈز پر جو گاڑیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں وہ دُھویں مار رہی ہوتی ہیں لیکن یہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ایک general statement ہے ناں! آپ نے یہاں پر جو سوال کرنا ہے وہ specific ہونا چاہئے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف مجھے جھٹلا دیں کہ وہاں ایسا نہیں ہوتا اور وہ روڈ پر کھڑے ہو کر ہی معائنہ کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، general statement نہیں ہو سکتی ہے کہ تمام گاڑیاں ہی دھواں دے رہی ہیں۔ آپ کوئی specific بات کریں گی تو پھر ہی پارلیمانی سیکرٹری اُس کا جواب دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے گاڑیوں کو check کرنے کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! محترمہ صحیح کہہ رہی ہیں کیونکہ پہلے ایسا ہی ہوتا تھا کہ صرف manual checking ہوتی تھی۔ ایک بندہ کھڑا ہو کر دیکھ لیتا تھا کہ گاڑی دھواں مار رہی ہے یا missing کر رہی ہے لیکن اب ایک Swedish Company کے ساتھ ہمارا agreement ہو گیا ہے جس کا equipment آ گیا ہے اور انہوں نے 26 اضلاع میں working start کر دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ پورے پنجاب میں ہو جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ڈی جی خان میں کوئی مستقل MVE تعینات نہ ہے۔ دو دن کے لئے MVE راجن پور آتا ہے جبکہ اسی جواب میں آگے جا کر انہوں نے لکھا ہے کہ:

> "جبکہ 2018 سے اب تک 1998 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا جس میں سے 155 گاڑیاں فنی خرابی کی وجہ سے reject کی گئیں اور روزانہ تقریباً 30 سے 35 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب MVE ڈیرہ غازی خان میں آتے ہی دو دن کے لئے ہیں تو وہ روزانہ کیسے معائنہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس طرح تو calculation نہیں ہو سکتی اور اگر سٹاف کی کوئی کمی ہے تو انہوں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھا ہوا ہے تو نئے لوگ تعینات ہو جائیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)**:** جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں MVE دو دن کے لئے جاتے ہیں تو اُن دو دنوں میں جتنی بھی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے جاتی ہیں تو اُن کو check کرنے کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ issue کر دیئے جاتے ہیں تو ہم نے جواب میں گاڑیوں کی یہ average تعداد بتائی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1207 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی سے سٹیشن تک بی 41 بس سروس کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

***1207: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے علاقہ لیاقت آباد سے B-41 بس چلتی تھی جس کا روٹ پنجاب یونیورسٹی سے سٹیشن تک تھا مذکورہ بس سروس بغیر کسی وجہ کے بند کر دی گئی ہے۔ بس سروس بند ہونے کی وجہ سے مرد، خواتین اور سٹوڈنٹ کو یونیورسٹی جانے کے لئے تین جگہوں سے بس تبدیل کرنا پڑتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت B-41 بس سروس دوبارہ چلانے اور لوگوں کو سہولیات فراہم کرنے دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سال 2012 سے مارچ 2017 تک بس روٹ نمبر B-41 (ریلوے سٹیشن تا لیاقت آباد براستہ کیمپس پنجاب یونیورسٹی) پر عوام الناس کو سفری سہولیات بہم پہنچاتی رہی ہے اور مذکورہ روٹ سال 2017 میں اُس وقت کینسل کیا گیا جب بمطابق پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے رولز کوئی بھی پبلک ٹرانسپورٹ PMA فیڈر روٹوں کے ساتھ متوازی چلنا ممنوع قرار دیا گیا۔ کیونکہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ میٹرو فیڈر روٹوں کے متوازی چل رہی تھی لہٰذا مذکورہ روٹ کو بند کرنا پڑا۔

(ب) چونکہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ میٹرو فیڈر روٹوں کے متوازی چل رہی ہے اس لئے فی الحال اس روٹ کو چلانا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے کہ میرے سوال کے جواب میں feeder routes کا ذکر کیا گیا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ feeder routes کا کیا مطلب ہے اور اس مذکورہ route کے ساتھ کون کون سے feeder routes چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اتنی دفعہ ایم پی اے بنے ہیں آپ کو نہیں پتا کہ feeder routes کا کیا مطلب ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) نے جو میٹرو بس چلائی اُس کے لئے feeder bus کا مقصد یہ تھا کہ اُس میٹرو بس کو آپ سواریاں provide کریں گے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ڈرائیور اور کنڈکٹر کے علاوہ بس خالی پھرتی رہی ہیں اور اب اگر اُن بسوں میں چار سواریاں نظر آ رہی ہیں تو وہ موجودہ حکومت کی وجہ سے نظر آ رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر feeder route کی تعریف میں جو مفصل جواب دیا ہے تو کیا یہ میٹرو بس کو بند کرنے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: حکومت کو اتنی سبسڈی دینی پڑ رہی ہے تو اس بس کا کیا فائدہ ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! پنجاب حکومت کا تو میٹرو بس بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن میں اس معزز ایوان کو یہ حقیقت بتا رہا ہوں کہ ملتان میں روزانہ 4/3 میٹرو بسوں کا accident ہو رہا ہے تو جب یہ پُل نیچے گرے گا تو یہ میٹرو بس خود بخود بند ہو جائے گی جس طرح انہوں نے کام کیا ہے۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو مشورہ دوں گا کہ اللہ نے ان کو پارلیمانی سیکرٹری بننے کا موقع دیا ہے تو یہ سوالات کے جوابات دینے کے لئے تیاری کر کے ایوان میں آیا کریں اور اگر حکومت کا یہ سسٹم ہے تو پھر اللہ ہی وارث ہے۔

جناب سپیکر: چوہدری افتخار حسین چھچھر! ملتان میٹرو بس میں بندے ہی نہیں بیٹھ رہے تو اس میں پارلیمانی سیکرٹری کیا کریں؟

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے میری کوئی debate نہیں ہے لیکن اگر وہ اس طرح کی بات کریں تو پھر میں بھی انشاءاللہ تعالیٰ facts and figures کے ساتھ بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1292 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: روٹ پرمٹ اور اس کے بغیر چلنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1292: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ب) بغیر روٹ پرمٹ کے چلنے والی گاڑیوں کو سال19-2018میں کتنے جرمانے ہوئے اور کتنی بند ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA ساہیوال، سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں 2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے اور اس مد میں۔/1,88,39,950 روپے ریونیو اکٹھا کیا گیا جبکہ بغیر روٹ پرمٹ چلنے والی گاڑیوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بہر حال DRTA کی فیلڈ ٹیم روزانہ چیکنگ کے لئے جاتی ہے اور جو بھی گاڑی بغیر روٹ پرمٹ پکڑی جائے اس کو بند کیا جاتا ہے اور جب تک روٹ اپلائی نہ کیا جائے اس کو واگزار نہیں کیا جاتا۔

(ب) سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو1,100,700 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے کہ کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟ میں آپ کے توسط سے بڑے ادب سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن کن گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری ہوتے ہیں، سیکرٹری RTA کن کن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جاری کرتا ہے، ضلع میں کون سے روٹ پرمٹ جاری ہوتے ہیں، ڈویژن میں کون سے ہوتے ہیں اور ان کی کتنی کتنی فیس لی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ انہوں نے صرف تعداد پوچھی تھی کہ کتنے روٹ اس وقت دیئے ہوئے ہیں اور کتنی بسیں چل رہی ہیں۔ وہ figure یہاں پر دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے جواب میں روٹ پرمٹ جاری کرنے کی مکمل تفصیل بتا دی ہے۔ گاڑیوں کے روٹ پرمٹس کی تجدید اور جو ریونیو اکٹھا ہوا ہے اس کی تفصیل بھی دی ہے۔ اس سوال کے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو1,100,700 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر ہم کچی پکی کے طالب علم ہوتے تو سوال پڑھ کر بیٹھ جاتے۔ کیا یہاں ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ ضمنی سوال کریں لیکن مختصر اورspecific سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے روٹ پرمٹ کا پوچھا ہے۔ میں اسی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ میں نے گوشت یا کسی اور چیز کا بھاؤ تو نہیں پوچھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں کہ یہ جو روٹ پرمٹ جاری کرتے ہیں کیا یہ پنجاب لیول پر جاری ہوتے ہیں، اضلاع میں بھی جاری ہوتے ہیں اور ڈویژن لیول پر بھی جاری ہوتے ہیں، ان کی کیا کیاcategories ہیں اور اس کی یہ کتنی کتنی فیس وصول کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا یہ سوالvalid ہے۔ اگرvalid نہیں ہے تو آپ کہہ دیں میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال ضلع ساہیوال سے متعلق ہے۔ پہلے ساہیوال کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ماشاءاللہ یہاں بڑے بڑےlearned لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں ان کوappreciate کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری ساہیوال کا ہی بتا دیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ جیسے مشورہ دیا گیا ہے میں اسی پر آجاتا ہوں کہ قانون کے مطابق کون کون سے روٹ پرمٹ کس کس category میں جاری کئے جاتے ہیں، یہ پہلے ساہیوال کا بتا دیں پنجاب کا بعد میں بتا دیں اور اس کا طریق کار کیا ہے۔ اس کی تجدید میں کتنی فیس وصول ہوتی ہے اور نئے روٹ پرمٹ میں کتنی فیس وصول ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی روٹ پرمٹ جاری کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فیس پوچھی ہے تو ٹرک کے لئے -/4550 روپے، بس کے لئے -/1400 روپے اور رکشا کے لئے -/1050 روپے فیس ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے صحیح سنائی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اونچی آواز میں آہستہ آہستہ جواب دیں۔ جناب محمد ارشد ملک نے یہ پوچھا ہے کہ ساہیوال میں جو روٹ پرمٹ دیئے جاتے ہیں اس کا معیار کیا ہے، پھر پنجاب میں کیا معیار ہے، ساہیوال کی اتھارٹی کون سی ہے، پنجاب کے لئے کون سی ہے اور فیس کیا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یہ پرمٹ جاری کرتی ہے۔ ٹرک کے لئے -/4550 روپے، بس کے لئے -/1400 روپے اور رکشا کے لئے -/1050 روپے فیس مقرر ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے قائد جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو welcome کرتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال19-2018 میں ضلع ساہیوال میں2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے ہیں تو موٹر ٹرانسپورٹ نےVICS کا ادارہ ساہیوال میں قائم کیا ہے اس ادارےVICS کے ذریعے یہ تمام روٹ پرمٹ بنائے اور تجدید کئے گئے ہیں تو مجھے یہ بتادیں کہ وہاںVICS کاادارہ کس طرح سے کام کررہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ توfresh question بنتا ہے کیونکہ جو انہوں نے سوال میں پوچھا تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک !ان کی طرف سے جواب آگیا ہے کہfresh question بنتا ہے لہٰذا آپ اگلی مرتبہfresh ہو کر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کا دل مانتا ہے کہ یہfresh question ہے تے اسی تے پہلے ہیfresh ہاں تہاڈے نال۔

جناب سپیکر: ملک محمد ارشد ملک! چلیں اب آپfresh سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے پوچھا ہے کہ انہوں نے ایک VICS کاادارہ قائم کیا ہے جس کے ذریعے روٹ پرمٹس بنائے جارہے ہیں جس پر پنجاب گورنمنٹ کے اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں اورVICS کے ذریعے تمام گاڑیوں کےroute permits renew کئے گئے ہیں اور ان کو چیک کیا گیا ہے کہ دھواں دینے والی کتنی گاڑیاں ہیں، ان میں خراب کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنی گاڑیوں کو انہوں نےreject کیا ہے؟ یہ تو میرا اسی سوال سےrelated ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، آپ کو پتا تو ہے ناٹھیک ہے بس اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بس مجھے ایک آخری ضمنی سوال کر لینے دیں۔ مہربانی

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں، اب محترمہ کا سوال آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بس ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں تین categories کا بتایا ہے جو کہ آپ نے اور میں نے بھی سنی ہیں۔ یہ ایک public interest کا سوال ہے اگر آپ اس میں ذاتی دلچسپی لیں گے تو آپ کو پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پنجاب میں بسیں ٹرک اور ٹریلرز بھی چل رہے ہیں تو ان سے یہ پوچھ لیں کہ اس وقت جتنے ٹریلرز چل رہے ہیں کیا ان کے لئے یہ روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ بتادیں کہ ٹریلرز کے لئے روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! جی، جاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری کی بات سنیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! تمام ٹریلرز روٹ پرمٹ کے مطابق چل رہے ہیں جو بغیر روٹ پرمٹ کے ٹریلرز چلا رہے ہیں ہم ان کو بند کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ ٹریلرز کو روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! جی، جاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ ٹریلرز کو روٹ پرمٹ جاری کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے آپ سے اسی وجہ سے مزید ٹائم لیا تھا کہ یہ ان کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، اس سوال کو ہم pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، یہ ٹھیک ہے لیکن اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں آپ کو proof دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بس اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! خیبر پختونخوا، بلوچستان اور کراچی کو سارا ریونیو جا رہا ہے یہ پنجاب میں ٹریلرز کو روٹ پرمٹ نہیں دے رہے تو یہ ہمارے پیسے ہیں ہمارے پاس آنے چاہئیں اگر آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں انشاءاللہ وہاں پر یہ تمام ثبوت دوں گا۔ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کی بات صحیح ہے تو اس چیز کو دیکھنا ضروری ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور پھر منسٹر صاحب بھی آ جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ایک صحیح بات کی طرف آپ کا اشارہ ہے تو پھر منسٹر صاحب کو کہیں گے کہ اگر یہ پنجاب میں نہیں بھی ہے تو اس کو کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کو
فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*1348: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی بسوں اور ویگنوں کے سالانہ فٹنس سرٹیفکیٹ کو چیک کرنے کا طریق کار واضح کیا جائے؟

(ب) ان ٹرانسپورٹ کو فٹنس سرٹیفکیٹ کن شرائط پر دیا جاتا ہے کیا یہ عالمی معیار کے عین مطابق ہے؟

(ج) شمالی لاہور میں چلنے والی ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ):

(الف) ہر پبلک سروس وہیکل بشمول مسافر بسوں اور ویگنوں کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔

حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو ختم کرتے ہوئے سویڈش فرم M/S OPUS Inspection PVT Ltd. کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت یہ فرم پنجاب بھر میں (39) نئے Vehicles Inspection and Certification Stations (VICS) سٹیشن قائم کر رہی ہے اور اب تک مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے بارہ VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی انسپکشن کا کام شروع کر دیا گیا ہے جہاں پر بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا رہے ہیں۔ لاہور کے دو سٹیشن، گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو اس میں شامل ہیں اور لاہور کا تیسرا اسٹیشن ملتان روڈ پر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ VICS سٹیشنز پر بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) شمالی لاہور میں چلنے والی تمام کمرشل ٹرانسپورٹ بشمول ٹرک، بس، ویگن اور رکشوں کے لئے بھی فٹنس سرٹیفکیٹ VICS سٹیشن سے ہی بین الاقوامی معیار کے مطابق جاری کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے یہ ضمنی سوال ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو ختم کرتے ہوئے سویڈش فرم کے ساتھ مل کر ایک نیا نظام شروع کیا ہے تو کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ معاہدہ کس سال میں کیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! یہ معاہدہ سویڈش فرم کے ساتھ 2015 میں کیا گیا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس سویڈش فرم نے ہمارے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ پنجاب بھر میں 39 نئے VICS سٹیشن قائم کرے گی لیکن اب تک صرف 12 ہی VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی انسپکشن کا کام شروع کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2015 سے 2019 آج تک انہوں نے مرحلہ وار کتنے stations قائم کر دیئے ہیں اور یہ 39 جو figure انہوں نے دیا ہے یہ اس کو explain کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! 2017 میں صرف دو VICS سٹیشن کام کر رہے تھے اِس وقت 26 سٹیشن کام کر رہے ہیں باقی 13 سٹیشن رہ گئے ہیں وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1402 رانا اعجاز احمد نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1609 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گاڑیوں کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1609: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کتنی گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہ کئے گئے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں دھواں چھوڑنے والی کتنی گاڑیوں کے خلاف سال 2018 میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں اوور لوڈنگ پر کتنی گاڑیوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کتنی گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کن وجوہات کی بناء پر کینسل کئے گئے؟

(ہ) محکمہ ٹرانسپورٹ ضلع گوجرانوالہ شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ)

(الف) سال 2018 میں 16,300 کمرشل گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا اور 15,995 گاڑیوں کو موٹر وہیکلز ایگزامینر گوجرانوالہ نے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جبکہ بقیہ 305 گاڑیوں کی ناگفتہ بہ حالت ہونے کی وجہ سے متعلقہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت و بحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں دھواں چھوڑنے والی988 گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سیکرٹری DRTA گوجرانوالہ نے متعلقہ مالکان وڈرائیور حضرات کو مبلغ۔/4,95,000روپے جرمانہ کیا۔

(ج) سال 2018 میں ضلع گوجرانوالہ میں573 گاڑیوں کے مالکان و ڈرائیور حضرات کو اوورلوڈنگ کرنے پر مبلغ۔/5,54,000روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2018 میں کسی بھی گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ کینسل نہیں کیا گیا۔

(ہ) ضلع گوجرانوالہ کے شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے "سی کلاس جنرل بس سٹینڈ "کا درجہ بڑھاتے ہوئے اسے "بی کلاس جنرل بس سٹینڈ "میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ویٹنگ روم اور ٹائلٹس کی صفائی کا انتظام بہتر کروایا گیا ہے جبکہ ڈی کلاس سٹینڈز جیسا کہ سٹار ٹریول، پاک لائنز، حسن ٹریول اور ملک ٹریولز پر موٹر وہیکل رولز کی روشنی میں جملہ بنیادی سہولیات، ویٹنگ رومز اور ٹائلٹس کو اپ گریڈ کروایا گیا ہے پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور پنکھے وغیرہ بھی لگوائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!میرے سوال کے جز(الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ سال 2018 میں16,300 کمرشل گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے اپلائی کیا اور 15,995 گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے گئے جبکہ 305 گاڑیوں کی ناگفتہ بہ حالت ہونے کی وجہ سے متعلقہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت وبحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 305 گاڑیاں جن کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں گئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ گاڑیاں اس قابل نہیں تھیں کہ یہ سڑک پر آکر پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال ہوتیں تو کیا ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی check and balance کا میکنزم موجود ہے کہ یہ گاڑیاں دوبارہ مرمت وبحالی کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینے کے لئے VICS سٹیشن پر

آئیں یا کہیں وہ گاڑیاں ایسے ہی بغیر سرٹیفکیٹ کے سڑکوں پر نہ چلتی رہیں، اس کی ذرا وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! جن گاڑیوں کا آپ نے ذکر کیا ہے کیا آپ کے پاس ان گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز موجود ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے خود جواب میں بتایا ہے کہ 305 گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! یہ تو ویسے ایک figure ہے نا اگر آپ کے پاس ان گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز ہیں تو پھر اس پر کارروائی کی جائے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی بات تو پوچھ رہا ہوں کہ محکمے کے پاس جب وہ گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ لینے کے لئے آئیں تو پھر محکمے کے پاس ان کا رجسٹریشن نمبر اور ماڈل نمبر بھی موجود ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ جن گاڑیوں کو آپ نے فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں دیا اگر وہ دوبارہ سڑک پر آجاتی ہیں تو آپ ان گاڑیوں کو کس طرح سے روکیں گے تو اس کے لئے آپ کے پاس کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! اس کا طریق کار یہ ہے کہ متعلقہ محکمہ ان گاڑیوں کی چیکنگ کرتا ہے اگر کوئی گاڑی بغیر سرٹیفکیٹ کے سڑک پر چل رہی ہوتی ہے تو اس کو بند کر دیا جاتا ہے اور ان گاڑی کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں خود یہ بیان کیا ہے کہ مالکان کو گاڑیوں کی مرمت و بحالی کے لئے ہدایات جاری کی گئیں تو کیا یہ گاڑیاں مرمت اور بحالی کے بعد دوبارہ محکمہ کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے آئی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (میاں طارق عبداللہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ لازمی نہیں ہے اور جب وہ afford کرتے ہوں گے تو اپنا فٹنس سرٹیفکیٹ بنوا کر لے جاتے ہوں گے۔ یہ میرا اپنا view ہے۔

جناب سپیکر: اگر گاڑیاں آئیں گی تو وہ چیک ہو جائیں گی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ تو مفروضہ ہے۔ اُن گاڑیوں میں مسافر بیٹھے ہوتے ہیں جن کی قیمتی جانوں کا معاملہ ہے۔ میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کیا محکمہ نے ایسا کوئی معیار یا میکنزم بنایا ہے کہ یہ گاڑیاں ان کے ریڈار پر رہیں اور چیک کریں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہا ہے کہ جب ایسی گاڑیاں آئیں گی تو اُن کو دوبارہ سرٹیفکیٹ لینا پڑے گا اور وہ گاڑیاں ویسے ہی روڈز پر نہیں آسکتیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی تو پوچھ رہا ہوں۔ وہ بتا دیں کہ اس کا میکنزم کیا ہے اور اُن گاڑیوں کو سڑک پر آنے سے کس طرح روکتے ہیں؟

جناب سپیکر: ویسے بھی آپ خود دیکھ لیں کہ یہ ایک ماہ کا سوال ہے اور اب latest figure نہیں آسکتی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ تو مسلسل چلنے والا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا معیار وہ بتا سکتے ہیں اور انہوں نے clear کر دیا ہے کہ جونہی گاڑی پکڑی جائے گی تو جتنی دیر تک اُن کے پاس فٹنس سرٹیفکیٹ نہیں ہو گا تب تک یہ اُن کو چلنے نہیں دیتے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اپنی جگہ پر ابھی بھی قائم ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ اُن گاڑیوں کو سڑک پر دوبارہ آنے سے کس طرح روکتا ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے بتا دیا ہے لیکن آپ سمجھ نہیں رہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(میاں طارق عبداللہ):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان:شجاع آباد تا جلالپور پیروالا ٹرانسپورٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*1402:**رانا اعجاز احمد نون**:کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔221 ضلع ملتان ہیڈ کوارٹر سے تقریباً95 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس پر ٹریفک کا مناسب بندوبست نہ ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان شجاع آباد تا جلالپور پیروالا تک ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) حلقہ پی پی۔221 کا فاصلہ ملتان ہیڈ کوارٹرز سے تقریباً95 کلو میٹر ہی بنتا ہے لیکن یہ بات درست نہ ہے کہ اس روڈ پر مناسب ٹریفک کا مناسب بندوبست نہ ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ اس روڈ پر کافی بڑی تعداد میں پبلک سروس وہیکلز سارا دن اور رات گئے تک عوام کی سہولت کے لئے دستیاب ہوتی ہیں۔

(ب) جلالپور پیروالا سے کافی تعداد میں بسیں اسلام آباد اور لاہور کے لئے چلتی ہیں جو شجاع آباد سے گزرتی ہوئی جاتی ہیں اسی طرح جلالپور پیروالا سے ملتان کے لئے فیصل موورز اور خواجہ بس ٹریول سروس کی جو اے سی ہائی روف ویگنیں چلتی ہیں وہ بھی اور ملتان سے جلالپور پیروالا کے لئے کافی تعداد میں چلنے والی ٹیوٹا ہائی ایس ویگنیں بھی شجاع آباد سے ہو کر جاتی ہیں۔

مزید بر آںMass Transit Authority Multanکا مؤقف ہے کہ وہ شہر کے اندر بسیں چلانے کاfirst phaseتقریباً مکمل کر چکے ہیں اور جلد ہیsecond phaseمیں ملتان سے دوسرے قریبی علاقوں جیسا کہ(شجاع آباد، جلالپور پیر والا وغیرہ)کے لئے بھی اپنی سروس کا آغاز کر دیں گے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ اور نان رجسٹرڈ چنگ چی رکشا اور لوڈر رکشا سے متعلقہ تفصیلات

*1613: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں چنگ چی رکشا اور لوڈر رکشا کی تعداد کیا ہے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں لوڈر رکشا کی رجسٹریشن نہ کرنے اور نمبر نہ لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چنگ چی رکشا میں ضرورت سے زیادہ سواریاں بٹھالی جاتی ہیں جو کہ کہیں بھی حادثے کا سبب بن جاتے ہیں جس سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے اور کئی زخمی ہو جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کہیں بھی گھس جاتے ہیں کبھی سڑک کی اوپر والی لائن پہ چلتے ہیں اور سڑک پر کہیں بھی روک لیتے ہیں جس سے ٹریفک جام ہو جاتی ہے؟

(د) جن شاہرات پر چنگ چی رکشا چلانے پر پابندی لگائی گئی ہے ان پر بھی مذکورہ رکشے چل رہے ہیں یکم جولائی2018سے فروری2019تک کتنے چنگ چی رکشوں کے خلاف قوانین کی پابندی نہ کرنے پر کارروائی کی گئی اور کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت لوڈر رکشا کی رجسٹریشن کرنے اور چنگ چی رکشا پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ہر قسم کی ٹرانسپورٹ وہیکلز بشمول موٹر سائیکل اور لوڈر رکشا کی رجسٹریشن محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کرتا ہے جبکہ DRTAs کی رپورٹس کے مطابق اس وقت صوبہ میں روٹ پرمٹ رکھنے والے چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کی تعداد 7,046 اور لوڈر رکشا کی تعداد 49 ہے۔

(ب) موٹر سائیکل رکشا میں سواریوں کے لئے منظور شدہ سیٹوں کی تعداد ڈرائیور سمیت پانچ ہوتی ہے لیکن یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا چلانے والے اکثر ڈرائیور ناجائز فائدہ حاصل کرنے کے لئے زائد سواریاں بٹھانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ موٹر سائیکل رکشا چلانے والے اکثر ڈرائیور ناتجربہ کار ہوتے ہیں جو ٹریفک قوانین کی خلاف ورزیاں بھی کرتے ہیں جس کے لئے ٹریفک پولیس ان کے خلاف کارروائی کرتی رہتی ہے جبکہ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق DRTA ان رکشوں کو مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دیتی ہے جبکہ ان موٹر سائیکل رکشوں کے لئے تمام بڑی شاہراہوں اور موٹر وے پر چلنے پر پابندی ہے اور تمام ٹریفک چیکنگ ایجنسیوں کو اسے موثر انداز سے implement کرنے کی ضرورت ہے۔

(د) موٹر سائیکل رکشوں کے لئے تمام بڑی شاہراہوں اور ہائی ویز وغیرہ پر چلنے پر پابندی ہے کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کی صورت میں ملکی قوانین کے مطابق نیشنل ہائی ویز اتھارٹی اور ٹریفک پولیس کا عملہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ خواہ وہ موٹر سائیکل رکشا ہو یا کوئی دوسری ٹرانسپورٹ ہو کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ یکم جولائی 2018 سے 28۔ فروری 2019 تک قوانین کی پابندی نہ کرنے اور بغیر روٹ پرمٹ چلنے والے 96,906 موٹر سائیکل رکشوں کے چالان کئے گئے، اور ان موٹر سائیکل رکشوں کے مالکان و ڈرائیور حضرات کو۔/2,40,84,000 روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ غیر قانونی طور پر بنائے گئے موٹر سائیکل رکشا جات کی باڈی علیحدہ کروا کر ان کو واپس موٹر سائیکل میں تبدیل کئے گئے چنگ چیز کی تعداد 1,110 ہے۔

(ہ) سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم مورخہ 29.03.2017 کے تحت تمام منظور شدہ کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشوں کو مخصوص روٹ پر چلنے کی اجازت دی گئی ہے۔اس سلسلے میں فی الوقت سات موٹر سائیکل رکشا بنانے والی کمپنیوں کے رکشے پبلک سیفٹی کے معیار پر پورا اترتے ہیں جن کو انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ (EDB)اور پاکستان سٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی(PSQCA)نے بھی اجازت دی ہوئی ہے لہٰذا تمام DRTAs کو منظور شدہ کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشوں کو VICS سے فٹنس کروانے کے بعد مخصوص روٹس جاری کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

لاہور: اورنج ٹرین پراجیکٹ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1775: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اورنج ٹرین پراجیکٹ کا کام کتنا مکمل ہو چکا ہے کتنا باقی ہے اور اب تک کتنی رقم اس پراجیکٹ پر خرچ کی جا چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے یا کام بند پڑا ہے؟

(ج) حکومت کب تک اورنج ٹرین منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے گی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) اورنج ٹرین پراجیکٹ پر سول ورکس کا کام 93.71فیصد اور الیکٹریکل اور مکینیکل ورکس کا کام 96.13 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔اس پراجیکٹ پر USD$ 1,289,227,671/-ایگزم بنک آف چائنا(China Exim Bank) کے لون سے اور -/24,583,410,000روپے لوکل فنڈ سے ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ب) حکومت مذکورہ پراجیکٹ پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ج) اورنج ٹرین پراجیکٹ اس سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چکوال میں غیر قانونی بس/ویگن اڈوں سے متعلقہ تفصیلات

321: محترمہ آسیہ امجد: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چکوال میں تلہ گنگ روڈ پر غیر قانونی بس/ویگن اڈے موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بس/ویگن اڈوں کے لئے چکوال شہر سے باہر جگہ مختص ہے لیکن مذکورہ بالا اڈے اثرورسوخ کے حامل افراد کی وجہ سے شہر سے باہر منتقل نہیں کئے جاسکے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا بس/ویگن اڈوں کی وجہ سے روزانہ ٹریفک حادثات رونما ہو رہے ہیں جن میں کئی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بس/ویگن اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، یہ اڈے شہر سے باہر منتقل ہو جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ چکوال میں تلہ گنگ روڈ پر غیر قانونی بس/ویگن اڈے موجود ہیں البتہ تلہ گنگ روڈ پر دو (ڈی) کلاس سٹینڈز موجود ہیں جو متعلقہ اتھارٹی سے باقاعدہ منظور شدہ ہیں اور ایک (سی) کلاس جنرل بس سٹینڈ جو کہ زیر انتظام میونسپل ایڈمنسٹریشن چکوال چل رہاہے، موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ان بس/ویگن اڈوں کے لئے چکوال شہر سے باہر جگہ مختص کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ شہر میں ٹریفک بہاؤ کم ہے اور سپیڈ بھی کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے کوئی مہلک حادثہ رونما نہ ہوا ہے۔

(د) فی الحال ان اڈوں کو منتقل نہیں کیا جارہا البتہ موٹر وہیکلز رولز 1969 کی دفعہ 253-A کی شق G&F کے تحت DRTA ہر دس سال بعد ٹرانسپورٹ اڈوں کی کسی بھی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اور zoning پر غور کر سکتی ہے۔

اندرون اور بیرون حدود بلدیہ ڈی کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

417: جناب خالد محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بحدود بلدیہ "ڈی" کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری کے لئے کتنی زمین، ویگن اور دیگر چیزیں درکار ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اندرون یا بیرون حدود بلدیہ "ڈی" کلاس ویگن سٹینڈ کی منظوری میں کیا کوئی فرق ہے تفصیلاً بتائیں؟

(ج) جس شخص کے نام "ڈی" کلاس سٹینڈ منظور ہوا ہو، اس کی فوتیدگی کی صورت میں سٹینڈ کی کیا صورتحال ہوگی، تفصیلاً بیان فرمائیں نیز اس صورتحال میں قانون کیا کہتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بلدیہ کی حدود کے اندر "ڈی" کلاس سٹینڈ کے لئے کم از کم چار کنال زمین اور موٹر وہیکل رولز 1969 کی ذیلی دفعہ 253 ترمیمی 2006 کے تحت متعلقہ اتھارٹیز جس میں ریونیو اتھارٹی، ٹریفک پولیس اور ایکسیئن ہائی ویز وغیرہ سے NOC حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ کم از کم آٹھ پبلک سروس وہیکلز مالک کے نام پر ہونا لازم ہے۔

(ب) ایسے علاقے جو بلدیہ حدود میں نہیں آتے ان علاقوں میں "ڈی" کلاس سٹینڈ کے لئے کم از کم دو کنال زمین ہونا ضروری ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ریونیو قوانین کے تحت اگر لواحقین succession certificate کی بنیاد پر اڈا اپنے نام کروانا چاہیں تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر / چیئرمین DRTA کی منظوری اور دیگر قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد اپنے نام ٹرانسفر کروا سکتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں بسوں، ویگنوں کے اڈوں
کی تعداد اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

454: چوہدری اشرف علی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں بسوں / ویگنوں کے اڈوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں، ان اڈوں پر مسافروں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو اڈے اندرون شہر واقع ہیں ان کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA، گوجرانوالہ میں بس / ویگن اڈوں کی تعداد درج ذیل ہے:

بی کلاس	سی کلاس	ڈی کلاس	کل تعداد
01	02	16	19

موٹر وہیکل قوانین کے مطابق بس اور ویگن کے اڈوں پر مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1- چار دیواری مع داخلی، خارجی گیٹ
2- انتظار گاہیں برائے مردانہ وزنانہ
3- لیٹرین برائے مردانہ وزنانہ
4- فراہمی بجلی وروشنی وغیرہ
5- نصیب کولر برائے فراہمی ٹھنڈا اور صاف پانی
6- صفائی ستھرائی کا مناسب انتظام
7- مسجد / جگہ مختص برائے نماز
8- تنصیب بورڈ بابت منظور شدہ کرایہ
9- سکیورٹی کا مناسب انتظام
10- تنصیب CCTV کیمرہ
11- فراہمی ہینڈ سکینر و میٹل ڈیٹیکٹر وغیرہ

(ب) جو پرائیویٹ اڈے شہر کے اندر جی ٹی روڈ پر واقع تھے ان تمام اڈوں کو وہاں سے ہٹا کر شہر سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر اڈے گوجرانوالہ شہر سے باہر دوسرے شہروں کو جانے والی شاہراہوں پر واقع ہیں اور ان کی وجہ سے ٹریفک مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ اگر ٹریفک میں تھوڑی بہت رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو اس کی وجہ ناجائز تجاوزات ہیں۔

(ج) فی الحال گورنمنٹ کے پاس متبادل جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل نہیں کیا جا رہا البتہ موٹر وہیکلز رولز 1969 کی دفعہ A-253 کی شق G&F کے تحت DRTA ہر دس سال بعد ٹرانسپورٹ اڈوں کی کسی بھی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اور zoning پر غور کر سکتی ہے۔

رحیم یار خان: جنرل بس سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

457: سید عثمان محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان کا جنرل بس سٹینڈ شہر سے کب باہر شفٹ کیا گیا؟

(ب) کیا تمام روٹس کی پبلک ٹرانسپورٹ اسی سٹینڈ سے جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ کو ابھی تک مکمل طور پر فعال نہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں اور یہ کب تک مکمل طور پر فعال ہو گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان، جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان مورخہ 15-دسمبر 2014 کو شہر سے باہر منتقل کیا گیا۔

(ب) جی ہاں! تمام روٹس کی پبلک ٹرانسپورٹ اسی سٹینڈ سے جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان کو ابھی تک مکمل طور پر فعال نہ کیا گیا ہے اور اس کی بڑی وجہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بقایا فنڈز کا نہ ملنا ہے جس کی مالیت 13.521 ملین روپے ہے۔ جونہی یہ رقم ملے گی تو اسی وقت جنرل بس سٹینڈ کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں نان اے سی جنرل بس سٹینڈ کے رقبہ اور تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

471: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ بھیرہ میں نان اے سی جنرل بس سٹینڈ کل کتنے رقبہ پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے اس کی تعمیر و مرمت (ایم / آر) کا کام نہیں ہوا۔ فرش شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بڑے بڑے کھڈے پڑ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسافروں کے لئے واش روم، انتظار گاہ دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لئے کوئی شیڈ نہ ہیں۔ حکومت کب تک یہ بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA سرگودھا، میونسپل کمیٹی بھیرہ کا جنرل بس سٹینڈ 71/4 کنال پر واقع ہے۔

(ب) چیف آفیسر میونسپل کمیٹی بھیرہ کے مطابق فی الحال گورنمنٹ کی طرف سے عائد پابندی کی وجہ سے تمام ڈویلپمنٹ کے کام رکے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر تعمیر و مرمت کا کام نہیں ہو سکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، فی الحال موقع پر واش روم اور انتظار گاہ موجود ہیں۔ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی بھیرہ کے مطابق جونہی گورنمنٹ کی طرف سے مختص کردہ فنڈز اور اجازت ملے گی، سٹینڈ پر تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جھنگ شہر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بس اڈوں سے متعلقہ تفصیلات

473: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر میں غیر رجسٹرڈ لاری اڈے موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ شہر میں جو بس سٹینڈ رجسٹرڈ ہیں وہ حکومت کی پالیسی کے مطابق نہ ہے۔

(ج) جھنگ شہر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بس اڈوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز حکومت کب تک غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی بس اڈوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز رجسٹرڈ بس اڈوں کی پالیسی کے حوالے سے مکمل تفصیل فراہم کی جائے ایسے اڈے جو رجسٹرڈ ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جھنگ، شہر میں جتنے بھی غیر رجسٹرڈ اڈے تھے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں شہر سے باہر جنرل بس سٹینڈ منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جھنگ شہر میں تین ڈی کلاس بس سٹینڈز رجسٹرڈ تھے جو کہ پرانی پالیسی کے تحت چل رہے تھے سال 2008 میں ان کے خلاف نئی پالیسی کے تحت قانونی کارروائی کی گئی تو ان کے مالکان نے ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا اور ابھی تک یہ معاملہ subjudice ہے۔

(ج) جھنگ میں کل تین اڈاجات رجسٹرڈ ہیں۔ اقبال سنز فلائنگ کوچ، شالیمار فلائنگ کوچ، السید ٹرانسپورٹ سروس جو کہ 2008 سے حکم امتناعی کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ باقی جتنے بھی غیر قانونی غیر رجسٹرڈ اڈاجات تھے ان سب کو لاری اڈا شفٹ کر دیا گیا ہے۔ نیز بس اڈوں کی پالیسی کے حوالے سے مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری کٹس کی گاڑیوں میں تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

504: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں / رکشا / ٹیکسی کار وغیرہ میں LPG / CNG کٹس لگائی گئیں ہیں؟

(ب) سال2019 میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کہ غیر معیاری کٹس لگانے والی گاڑیوں کو بند کیا جائے تاکہ حادثات / قیمتی جانوں کے ضیاع سے بچا جا سکے، مکمل اقدامات سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ بشمول رکشا، ٹیکسی وغیرہ میں OGRA سے منظور شدہ Kits اور CNG سلنڈر لگائے جاسکتے ہیں جبکہ LPG کا استعمال ممنوع ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب کی ہدایت پر پنجاب کے تمام اضلاع کے سیکرٹری DRTAs روزانہ کی بنیاد پر غیر معیاری کٹس اور غیر معیاری سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی سے کارروائی کرتے رہتے ہیں جس میں نہ صرف سلنڈر اتروائے جاتے ہیں بلکہ مالکان اور ڈرائیور حضرات کو بھاری جرمانے بھی عائد کئے جاتے ہیں۔

اس کارروائی کے دوران سال 2018 میں غیر معیاری کٹس اور LPG سلنڈر والی گاڑیوں کے 13,232 چالان اور ان گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیور حضرات کو 68,38,000/- روپے جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر معیاری سلنڈر اتروائے گئے جبکہ امسال یکم جنوری 2019 سے 31-مارچ 2019 تک 4,857 گاڑیوں کے چالان اور ان گاڑیوں کے مالکان وڈرائیور حضرات کو 756,000/- روپے جرمانہ کیا گیا۔

اس کے علاوہ ٹرانسپورٹروں کی awareness کے لئے اخبارات میں OGRA کی منظور شدہ کٹس اور معیاری سلنڈروں کے استعمال کے اشتہار بھی دیئے گئے جن کی کاپی لف ہے۔ ان اقدامات سے غیر معیاری کٹس اور سلنڈروں کے استعمال میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ایسی کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

صوبہ میں روٹ پرمٹ فیس کے اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

505: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کمرشل روٹ کی فیس دوسرے صوبوں سے کہیں زیادہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے مقابلے میں صوبہ سندھ میں لاکھوں کی تعداد میں ایک سال میں روٹس بنتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت دوسرے صوبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے روٹ پرمٹ فیس کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ صوبہ کے ریونیو میں خاطر خواہ اضافہ ہو اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے مجموعی طور پر صوبہ پنجاب میں کمرشل گاڑیوں کی روٹ پرمٹ فیس صوبہ بلوچستان کے علاوہ تمام دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کم ہے۔ تمام صوبوں کی فیسوں کا comparison برائے ملاحظہ منسلک کر دیا گیا ہے۔

(ب) سال 2018 میں صوبہ پنجاب میں بننے والے روٹ پرمٹس کی تعداد 2,08,438 ہے جبکہ صوبہ سندھ میں بنائے گئے روٹس پرمٹس کی تعداد 3,09,327 ہے۔

(ج) چونکہ مجموعی طور پر صوبہ پنجاب میں کمرشل گاڑیوں کی روٹ پرمٹ فیس بلوچستان کے علاوہ باقی تمام صوبوں کے مقابلے میں پہلے ہی کم ہے جو کہ 1996 سے نہ بڑھائی گئی ہے اس لئے اب 22 سال بعد فیسوں میں کمی کرنا مناسب نہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ممبران اسمبلی کی تنخواہوں و مراعات کے حوالے سے اسمبلی سے پاس ہونے والے بل پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہاؤس کا basic function legislation ہے اور legislation کے لئے یہ ہاؤس constitute ہوا ہے۔ اس کا بنیادی کام صرف اور صرف legislation ہے۔ اس ہاؤس میں قانون سازی ہوتی ہے جس پر کبھی اپوزیشن کو

اعتراض ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے بغیر یہ قانون سازی ہو نہیں سکتی لیکن جب بھی کوئی قانون سازی ہو جائے تو اُس کے بعد اس پر عملدرآمد نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا سب سے بڑا breach of privilege ہے۔ یہاں پر روزانہ ہمارے ممبران تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جس پر شاید کسی نہ کسی کو اعتراض ہو لیکن جب قانون سازی ہو جائے، ہاؤس اکثریت سے کسی بھی قانون کو پاس کرلے اور اُس پر اگر عملدرآمد نہ ہو تو اس سے بڑا breach of privilege ہو نہیں سکتا۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ یہاں پر ملک احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک اور باقی بھی عزیز بیٹھے ہوئے ہیں تو جس دن تنخواہوں کا بل آیا تب میں نے ان سے کہا کہ میں اس بل کو oppose کروں گا لیکن تمام دوستوں کے حکم کے تحت میں خاموش رہا۔ میں شاید ذاتی طور پر اس بل کے حق میں نہیں ہوں گا۔ میں نے اپنی لمبی پارلیمانی زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ یہ ہاؤس قانون پاس کرے لیکن اُس کی دھجیاں بکھیری جائیں اور اس کا مذاق ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر کسی بھی طرح سے گورنمنٹ یا کسی اور کو اس قانون سازی پر اعتراض ہے تو یہاں پر ہم گورنمنٹ بنچ اکثریت میں ہیں لہٰذا آج اس کو پاس کریں، کل اُس میں ترمیم لا کر ختم کر دیں کیونکہ legislation کو amend کرنے کا یہی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بات بھی سامنے آئے گی کہ جب legislation ہو جائے تو رولز میں کہیں provision نہیں ہے کہ کتنے دن میں اُس پر عملدرآمد ہو۔ جنہوں نے یہ رولز بنائے تھے یا یہ نظام بنایا تھا اُن کو پتا تھا کہ جب پارلیمنٹ کوئی قانون پاس کرے گی تو اُس پر عملدرآمد نہ ہونا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں اُن کو خدشہ تھا کہ حکومت کسی اور کی ہو گی، گورنر کسی اور پارٹی کا ہو گا تو وہاں انہوں نے ایک limit مقرر کی اور گورنر کو پابند کیا کہ وہ دس دن کے اندر اندر قانون پر اپنی رائے دے ورنہ وہ بل automatically پاس ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اس ہاؤس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ میں اس بل کی وجہ سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ اس ہاؤس نے legislation کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج اس legislation کو through کریں اور کل بل لا کر اس کو amend کر لیں کیونکہ یہ گورنمنٹ کا prerogative ہے۔ یہ prerogative نہیں ہے کہ اس ہاؤس میں قانون سازی ہو اور اُس کا مذاق اڑایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ جیسے سپیکر کے ہوتے ہوئے یہ ضرور تقاضا کروں گا کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں اور اس ہاؤس میں breach of privilege کو روکیں ورنہ کوئی نہ کوئی ممبر اس پر تحریک استحقاق لے آئے گا جس پر فیصلہ دینا بہت مشکل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد قائد حزب اختلاف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اتنے سالوں تک رولز میں پروڈکشن آرڈر کی provision نہیں ڈالی گئی لیکن جب ضرورت پڑی تو آپ کی اور اس گورنمنٹ کی مہربانی سے آپ نے یہ پروڈکشن آرڈر introduce کروائے جس کا آج تمام دوستوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔ آپ ذرا تشریف رکھیں۔ وزیر قانون! انہوں نے غالباً تنخواہوں والے بل سے متعلق بات کی ہے تو اس حوالے سے حکومت کا کیا مؤقف ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر یہ دوسری بات بھی مکمل کر لیتے تو میں دونوں باتوں کا اکٹھا ہی جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ بات آگے آ جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ گزارش یہ ہے کہ میرے بھائی میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں سب سے پہلے اُن کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بل ہاؤس نے منظور کیا ہے۔ کوئی بھی بل جب ہاؤس سے منظور ہو کر جاتا ہے تو اُس کی finality اُس وقت ملتی ہے جب گورنر صاحب اُس پر دستخط کر دیتے ہیں۔ اس بل کو اس وقت تک حتمی طور پر منظور نہیں کہا جا سکتا جب تک گورنر صاحب اس پر دستخط نہیں کرتے۔ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ under process ہے اور گورنر صاحب کے پاس منظوری کے لئے جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے محترم بھائی کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہماری پارلیمانی پارٹی کا اجلاس تھا جس میں وزیر اعلیٰ کے سامنے یہ مسئلہ اٹھایا گیا اور اس سے پہلے بھی ہمارے چند دوستوں نے بات کی جس میں شاید جناب سعید اکبر خان شامل نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میں نے تمام ممبران کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی اجلاس کے دوران ہم اس مسئلے کا حل ضرور نکالیں گے اور اس بل کو حتمی طور پرfinality کی طرف لے کر جائیں گے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہconfusion پیدا نہ کی جائے کہ اس بل کا کچھ نہیں بنایا اس ہاؤس کاprivilege breachہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ہاؤس کےprivileges کا جتنا ہمیں احساس ہے اور جتنا ممبران کے استحقاق کا موجودہ حکومت کو احساس ہے، شاید آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اسی لئے میں کہنا چاہتا تھا کہ معزز ممبر دوسری بات بھی کر لیتے تو میں جواب دیتا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! دوسری بات بھی ان کی آگئی ہے لیکن جو پہلی بات ہے ناں آپ کی بات صحیح ہے کہ آپ بات کر کے اس کے بعد اسے دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کو فائنل کریں گے۔ ہمارے تمام ممبران اس وقت موجود ہیں جنہوں نے ان خدشات کا اظہار کیا تھا جس کو ہم نے تسلیم کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسے حتمی نتیجے تک پہنچائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جناب سعید اکبر خان کی دوسری بات بھی آگئی ہے تو اس حوالے سے بھی اگر آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوا ہے کہ اتنے سینئر پارلیمنٹیرین میرے بھائی اور مبارکباد کس کو دے رہے ہیں؟ قائد حزب اختلاف کو مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ کس بات کی مبارکباد میرے بھائی آپ نے دی ہے؟ مبارکباد کے مستحق تو جناب سپیکر ہیں جو اس وقت کرسی صدارت پر بیٹھے

ہوئے ہیں۔ مبارکباد کے مستحق تو جناب عمران خان ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی! بات سنیں مبارکباد کے مستحق تو جناب سپیکر ہیں جنہوں نے اس ہاؤس کے تقدس کو قائم کیا اور پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے اسمبلی کے Rules of business میں ترمیم لے کر آئے تو مبارکباد کے مستحق جناب سپیکر ہیں۔ ایک اور لحاظ سے میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔ آج جہاں پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت آپ یہاں پر نہیں تھے بلکہ ہمارے سابق سپیکر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ اس وقت سپیکر تھے۔ ہمارے محترم قائد حزب اختلاف جو ہیں، ان کے والد صاحب وزیر اعلیٰ تھے۔ آپ کا بیٹا جیل میں تھا اور اس وقت کے قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین پروڈکشن آرڈر کے لئے اس ہاؤس میں منتیں کرتے تھے اور جتنے جمہوریت پسند میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ اس کو لے کر آتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کہاں کی بات کرتے ہیں؟ یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے، یہ کریڈٹ جناب عمران خان کو جاتا ہے اور یہ کریڈٹ وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو جاتا ہے جنہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھا۔

جناب سپیکر! ہمیں تو افسوس ہوتا ہے کہ آج جب ہمارے بھائی ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں جمہوریت کی اور اصولوں کی تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت دس سال کہاں تھی، کیا وہ ڈکٹیٹر شپ تھی؟ آئیں اور کہیں کہ وہ ڈکٹیٹر شپ تھی اور ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم انتہائی دکھ کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جمہوریت یہ ہے کہ آپ نے ایک گھنٹہ بھی دیر نہیں لگائی کہ ان کی request آئی اور آپ نے آرڈرز جاری کئے۔ یہ جمہوریت ہے اور اب بھی میں اپنے بھائیوں سے عرض کرنا چاہوں گا کہ خدارا اب بھی ہوش کے ناخن لیں اور اس جمہوریت کو ڈی ریل نہ ہونے دیں۔ اگر آج نیب کے متعلق بات کی جاتی ہے تو میرے بھائیو! نیب ہماری نہیں ہے۔ دس سال آپ اقتدار میں رہے ہیں، آپ نیب کے قوانین کو تبدیل کر لیتے اور آپ نیب کو ختم کر دیتے۔ ہمارا کیا قصور ہے؟ آج آپ پر جو مقدمات بنے ہوئے ہیں تو جناب آصف علی زرداری پر مقدمہ کس نے

بنایا، جناب عمران خان نے بنایا، جناب عثمان احمد خان بُزدار نے بنایا، میاں محمد شہباز شریف پر مقدمات کس نے بنائے، ہم نے بنائے؟ یہ ایک دوسرے پر مقدمات بناتے رہے اور اسی نیب کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے رہے اور آج یہ کہتے ہیں کہ نیب سے یہ کروایا جا رہا ہے تو آئیں اب بھی نیب کے خلاف ترامیم لے کر آئیں۔ چیئرمین نیب آپ کا مقرر کردہ ہے اور وہ ہمارا مقرر کردہ نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حقائق کو درست کرنے کے لئے ہمیں دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ please ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے اگر آپ کہیں گے تو ہم قدم قدم پر ریکارڈ کو درست رکھیں گے کیونکہ ہماری قیادت اور آپ جو اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو ہمارے وزیراعظم کو تسلیم نہیں کرتے، یہ تو آپ پر بھی الزام لگاتے ہیں اور آپ کو تسلیم نہیں کرتے۔ دس دن پہلے اسی ہاؤس میں آپ کے خلاف نعرے بازی ہو رہی تھی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آج میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج کوئی (ن) لیگ کا ممبر یہاں سے کھڑا ہو کر آپ کی جانبداری پر انگلی اٹھا سکتا ہے اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو یا اپنے کئے کی معافی مانگے یا آپ کی عظمت کو سلام پیش کرے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ---

جناب سپیکر: نہیں، جناب سعید اکبر خان! آپ تشریف رکھیں کیونکہ بات ہو گئی ہے۔ ہم نے اپوزیشن لیڈر کو بھی وقت دینا ہے اس لئے اس سے پہلے یہ دو تین چیزیں ہیں جنہیں ہم take up کر لیں تو پھر اپوزیشن لیڈر کو وقت دیں گے کہ وہ اپنی بات کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 226 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

ضلع پاکپتن: چک شاہ کھگہ کی 13 سالہ یتیم بچی کا اغواء و دیگر تفصیلات

226: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔مئی 2019 کو چک شاہ کھگہ ضلع پاکپتن کی 13 سالہ معصوم یتیم بچی شانی بی کو دو عورتوں اور مردوں نے اغواء کیا۔اس بچی کے تایا نے اغواء کا پرچہ ملزمان کے ناموں کے ساتھ درج کروایا ہے۔ مدعی کو مقدمہ کی پیروی میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پولیس کی جانب سے اب تک اس سلسلہ میں کی جانے والی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ یہ سارا واقعہ غلط فہمی پر مبنی تھا اور ان کی فیملی کا ایک جھگڑا تھا جس کے شاخسانے میں یہ مقدمہ درج کروایا گیا تھا۔ باقاعدہ پولیس کو جب اطلاع ہوئی تو انہوں نے پرچہ درج کیا۔ بچی کو برآمد کیا، بچی کا بیان لیا اور بچی کو والدین کے حوالے کر دیا ہے جبکہ بچی کے بیان کے بعد مقدمہ بھی ڈسچارج کر دیا گیا ہے اس لئے یہ معاملہ نمٹ چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 235 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

لاہور: داتا دربار کے باہر بم دھماکا سے متعلق تفصیلات

235: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مئی 2019 میں داتا دربار لاہور کے نزدیک خودکش دھماکا میں پولیس ملازمین سمیت 13 افراد شہید اور متعدد راہگیر زخمی ہوئے؟

(ب) اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان اب تک گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفرور ہیں، اس کیس کی تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ 8- مئی 2019 بروز بدھ بوقت پونے نو بجے صبح داتا دربار لاہور مین گیٹ پر رونما ہوا۔ اس افسوسناک واقعہ میں پولیس کے پانچ جوان شہید ہوئے اور تین زخمی ہوئے جبکہ سول کے آٹھ لوگ شہید ہوئے اور پچیس زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 12/19 مورخہ 20- مئی 2019 بجرم 4/5 ESA-7 ATA تھانہ سی ٹی ڈی لاہور درج رجسٹرڈ کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مجھے انتہائی خوشی ہو رہی ہے اس بات کو admit کرتے ہوئے کہ پولیس نے، سی ٹی ڈی نے اور ہمارے دیگر انٹیلی جنس کے اداروں نے انتہائی تندہی سے کام کیا اور اس مقدمہ کے ملزمان کو trace کیا۔ محسن ولد بہرام خان قوم پٹھان سکنہ مٹہ مغل خیل لنگ زئی تحصیل شب قدر چارسدہ خیبر پختونخوا جس کو انٹیلی جنس انفارمیشن پر سی ٹی ڈی لاہور نے گرفتار کیا۔ ملزم گرفتار ہو چکا ہے جس کی نشاندہی پر دو مزید ملزمان کو مقدمہ میں نامزد کر کے مفرور قرار دیا گیا ہے۔ میں ان کے نام لینا اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کی گرفتاری باقی ہے بہر حال میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہماری انٹیلی جنس ایجنسیاں اور ہماری Law Enforcement Agencies نے انتہائی تندہی سے کام کرتے ہوئے اس مقدمہ کو trace کیا اور ملزمان کو گرفتار کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دو مفرور ملزمان کو بھی گرفتار کر کے مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری business take up کرتے ہیں اور اس کے بعد باقی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہیں۔

آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 has been laid in the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Irrigation with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 has been laid in the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Zakat and Usher (Amendment) Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Zakat and Usher for report within two months.

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹ

برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Judicial Academy for the year 2015-16 has been laid.

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2017کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017 has been laid.

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ زینب عمیر مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

"The Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 (Bill No. 13 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب میں قائدِ حزبِ اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بجٹ سیشن کے حوالے سے پروڈکشن آرڈر جاری کئے اور اُس کے بعد میں ہاؤس کے اس طرف اور اُس طرف بیٹھے ہوئے اپنے colleagues معزز ممبران کو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پروڈکشن آرڈر کا اقدام ہوا یہ credit اس اسمبلی کا ہے، یہ اسمبلی empower ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی محترم وزیر قانون کی بھی بڑی جذباتی تقریر سنی اور ہمارے بڑے eminent جناب سعید اکبر خان جو ہمارے پرانے colleague ہیں اُن کی باتیں بھی سنی۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت evolve کرتی ہے یہ کوئی revolution نہیں ہوتا ہے کل کی غلطیاں ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ ہم اُن کی درستی کریں اور جس دن یہ پروڈکشن آرڈر کا اقدام ہوا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہماری گورنمنٹ کے دس سالوں میں یہ ہمیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک نے، اس جمہوریت نے آگے پروان چڑھنا ہے تو ہمیں اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہئے اور اچھے اقدام کو سراہنا چاہئے۔ گزارش یہ ہے کہ میں اپنی ذاتی تشہیر پر believe نہیں کرتا اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو بنے ہوئے 72 سال ہو گئے ہیں۔ اب میں آپ سے کچھ وقت لوں گا اور زیادہ بات میں اپنی بجٹ speech میں کروں گا۔ انشاءاللہ جب کل بجٹ پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں کہنا یہ چاہتا ہوں اس ملک میں لوگ پھانسیاں چڑھے اور پھر دہائیوں بعد جو اُس وقت کے منصف تھے انہوں نے معافی مانگی اور کہا کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ اس ملک میں لوگ جلاوطن ہوئے، اس ملک میں وزیراعظم کو گولی لگی، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہوئیں۔ آج قومی اسمبلی کے ایوان میں اور یہاں جب وزیر قانون speech کر رہے تھے تو عجیب hooting ہوئی میں کسی کو blame نہیں کر رہا۔ اپوزیشن سائیڈ سے بھی hooting ہوتی ہے اور حکومتی بنچز کی طرف سے بھی hooting ہوتی ہے، چور، چور کے نعرے اس طرف سے بھی لگتے ہیں اُس طرف سے بھی لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر کوئی پھانسی چڑھ گیا اُس کی زندگی کوئی لُٹا سکتا ہے؟ چودھری ظہور الٰہی کو گولی لگی شہید ہو گئے، کیا وہ غم کوئی غلط کر سکتا ہے، کوئی چاہے بھی تو نہیں کر سکتا۔ آج یہ ملک جس دوراہے پر کھڑا ہے میں صرف چند گزارشات کرتا ہوں کہ پانچ ہزار ارب روپے کا قرضہ ہے جس میں سے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! گزارش ہے میری بات سن لی جائے اگر اس طرح سے بات ہونی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talk.

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پانچ ہزار ارب روپے قرضہ اور اُس میں سے دو ہزار ارب روپیہ صرف جو روپے کی devaluation ہوئی ہے اُس کی مد میں دفن ہو گیا ہے۔ یعنی 72 سالوں میں جتنے قرضے لئے گئے یہ پانچ ہزار ارب روپیہ اُس کا 20 فیصد ہے۔ آج ہم کہتے ہیں کہ سیاستدان یا کوئی اور لوگ ڈرپوک ہوتے ہیں تو سب سے زیادہ ڈرپوک پیسا ہوتا ہے جب اُس کو conducive environment نہیں ملتی ہے جب investors کو

confidence نہیں ملتا تو پیسا غائب ہو جاتا ہے۔ آج یہ خوف کی علامت ہے ہماری سرمایہ کاری میں52 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! معزز ممبران ایسے نہ کہیں میں حقائق بیان کر رہا ہوں کہ سرمایہ کاری میں52 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، سٹاک مارکیٹ 200 فیصد گراوٹ کا شکار ہوئی ہے اور یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ international agencies کہہ رہی ہیں کہ South Asia میں آج روپے کی قدر سب سے کم ترین ہے، نیپال سے کم ہے، بنگلہ دیش سے کم ہے گزارش ہے کہ وزیر اعظم نے قوم سے خطاب کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ میں نے سب کو اندر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! آج میاں محمد نواز شریف بھی جیل میں ہیں، جناب آصف علی زرداری کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے، میاں محمد شہباز شریف بھی نیب کے عقوبت خانے سے واپس آگئے اور اللہ نے ثابت کیا کہ کوئی کرپشن نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں بھی نیب کی حراست میں چلا گیا مجھ پر85۔ارب کی money laundering کا الزام تھا وہ85۔ارب روپے تین دنوں میں 33۔ارب روپے بن گئے اور حقائق یہ ہیں کہ اب وہ کہتے ہیں کہ نہ 85۔ارب روپے ہے، نہ 33۔ارب روپے ہے، بات 18 کروڑ روپے کی ہے۔

جناب سپیکر! میں انشاءاللہ تعالیٰ پاکستانی قوم کو بھی جواب دوں گا اور عدالت کو بھی جواب دوں گا لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ آپ بھی زمانے کے اوتار چڑھاؤ سے واقف ہیں، آپ نے بھی سختیاں جھیلی ہیں۔ جب میں 1993 میں آپ کے ساتھ گرفتار ہوا تھا تو میں نے چھ مہینے جیل کاٹی تھی اور آپ گواہ ہیں کہ جب Banking Tribunal میں درخواست سنی گئی تو جج صاحب نے کہا کہ یہ تو اٹھارہ سال کا ہے اس پر تو مقدمہ بنتا ہی نہیں ہے۔ میری bail نہیں بلکہ quashment ہوئی تھی۔ میں گورنمنٹ کالج میں گریجوکیشن کا سٹوڈنٹ تھا میرا ایک سال ضائع ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں بیٹھے تمام معزز ممبران سے پوچھتا ہوں کہ اگر مجھے چھ مہینے بعد انصاف ملا کہ اس کی تو عمر ہی نہیں تھی تو کیا کوئی میرا ایک سال تعلیم کا جو ضائع ہوا تھا لُٹا سکتا ہے؟ اس بات کو چھوڑ دیں۔ مشرف کے دس سالوں میں، میں چھ چھ گھنٹے تک نیب کے دفتر کے باہر بیٹھتا تھا۔ میرے والد کو کینسر کا موذی مرض لاحق ہوا، وہ آپریشن تھیٹر جا رہے تھے انہوں نے مجھے خط لکھا کہ بیٹا میں تمہاری راہ دیکھ رہا تھا کہ پتا نہیں میں آپریشن تھیٹر سے زندہ واپس لوٹتا بھی ہوں یا نہیں۔ اگر نہ لوٹا تو تمہیں اپنے بہن بھائیوں کا باپ بننا ہے۔

جناب سپیکر! میں دس سال کہتا رہا کہ میں نے جانا ہے اور اپنی ماں کو ملنا ہے۔ جب میں ماؤں کو اپنے بچے گلے سے لگاتے دیکھتا ہوں تو میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں بھی اپنی ماں کا بوسہ لوں اور وہ میرا بوسہ لے۔ میں دس سال تک ترستا رہا، میرا نام ECL میں ڈالا تھا اور میری انکوائری ہو رہی تھی۔ میں بڑی عاجزی سے پوچھتا ہوں کہ دس سال احتساب کے بعد، ایک جنرل جن کا میں نام نہیں لوں گا انہوں نے مجھے کمرے میں بلایا اور کہا کہ حمزہ شہباز شریف تمہارے خاندان کے خلاف مشرف کے کہنے پر انکوائری ہو رہی تھی آج اپنے والد کو کہہ دینا کہ ہم کرپشن کی ایک پائی کا ثبوت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ آپ اپنے والد کو فون کر دینا کہ He is a clean man. میں ان جنرل صاحب کا نام نہیں لوں گا۔ آپ مجھے بتائیں آپ بھی والد ہیں، کسی کے بیٹے ہیں، کسی کے باپ ہیں اور کسی کے خاوند ہیں۔ میں نے اکیلے اس کاندھے پر اپنے دادا کی میت کو لحد میں اتارا تھا۔ اس وقت باپ تھا، بھائی تھا، چچا تھا اور نہ ہی تایا تھا۔ کیا کوئی مجھے ان دس سالوں کی محرومیاں واپس لُٹا سکتا ہے؟ نہیں لُٹا سکتا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے، اُدھر بیٹھے ہوئے لوگوں پر بھی کبھی ایسا وقت نہ آئے۔ آج بھی میں گرفتار ہوں اور میں نے قوم کو کہا ہے، میں political point scoring نہیں کر رہا ہوں، جو آیا ہے اس نے جانا ہے۔ میرے والد صاحب کہا کرتے ہیں کہ بیٹا کفن کی جیبیں نہیں ہوتیں۔ آج میں اس on the floor of the House پر on record کہہ رہا ہوں اور میرا کوئی دعویٰ نہیں ہے دعویٰ تو اُس ذات کا ہے وہ سب سے بڑی ذات ہے۔

جناب سپیکر! میں تو بڑا عاجز گنہگار انسان ہوں۔ اگر آج بھی میری گرفتاری کے بعد ایک پائی کی بھی کرپشن ثابت ہوئی تو پھر جناب محمد حمزہ شہباز شریف ہمیشہ کے لئے سیاست چھوڑ دے گا اور قوم سے معافی مانگ کر گھر بیٹھ جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے کوئی پروا نہیں ہے یہ وقت بھی انشاء اللہ گزر جائے گا۔ میں اپنے point پر واپس آتا ہوں۔ یہاں کہا جاتا تھا کہ میٹرو بس 90-ارب کی بن گئی۔ اسی ہاؤس میں میرے قابل احترام منسٹر نے اس بات کو accept کیا کہ میٹرو بس 30 یا 32-ارب میں بنی ہے۔ سی پیک کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ پیسے کھا گئے، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا۔ سب سے اعلیٰ ترین چائنا کے عہدیداران کے کاؤنٹر پر کھڑے تھے اور میں اللہ کو یاد کر رہا تھا۔ اللہ کا قانون ہے کہ سچ، سچ ہی ہوتا ہے اور سچ میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شفاف ترین معاہدے ہوئے ہیں۔ اللہ کا نظام چلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ہم غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں اور جو قومیں غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ Last time جو ٹارگٹ تھا وہ 4 ہزار ارب روپے کا تھا اور 3 ہزار 900-ارب روپے اکٹھے ہوئے تھے۔ آج پانچ ہزار 500-ارب روپے کا ٹارگٹ ہے۔ انہوں نے ایجوکیشن میں 20 فیصد کٹ لگا دیا ہے۔ میں سیاسی ورکر ہوں میں سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا نہیں ہوا اور آپ اس بات کو جانتے ہیں۔ آج میں ایک سیاسی ورکر ہونے کے ناتے ایک انجانا خوف محسوس کر رہا ہوں کہ جو آج مہنگائی میں ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے۔۔۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! بی بی! پھر آپ ہی بول لیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ خاموش رہیں۔ No cross talk, no cross talk

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں۔ آج ٹیکس ٹائم سیکٹر سے تمام subsidies withdraw کر لی گئی ہیں اور بے روزگاری کا سیلاب آنے والا ہے۔ آپ بھی دیہات سے تعلق رکھتے ہیں آج کسان مارا مارا پھر رہا ہے۔ ساؤتھ پنجاب میں بارشوں نے تباہی پھیر دی اور ہم نے subsidies withdraw کر کے کسانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جبکہ اس صوبے کی 65 فیصد کمائی ایگریکلچر سیکٹر سے ہے۔ وہاں پر بھی لوگوں کو ایک قیامت خیز مہنگائی اور بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو اختصار کے ساتھ سمیٹتے ہوئے گزارش کروں گا کہ یہ ملک بغض اور حسد سے آگے نہیں چلے گا۔ غلطیاں اِدھر بھی ہوں گی اور غلطیاں اُدھر بھی ہوں گی لیکن آج میں نیب کے سیل میں اپنے آپ سے یہ ضرور پوچھتا ہوں کہ حمزہ شہباز تم تیسری مرتبہ گرفتار ہوئے ہو لیکن ایک کھرب روپے میں پنجاب میں تین میٹرو بس بنی اور آج BRT پشاور کا منصوبہ ایک کھرب سے تجاوز کر گیا اور خیبر پختونخوا کی اپنی سرکاری رپورٹ یہ کہتی ہے کہ اس میں 7۔ ارب روپے کی کرپشن ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! مالم جبہ سکینڈل کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آج وزیر اعظم نے کہا کہ جو قرضے لئے گئے اس کا حساب کتاب ہونا چاہئے اس لئے میں کمیشن بناؤں گا۔ میں بڑی عاجزی سے گزارش کروں گا کہ وزیر اعظم ضرور کمیشن بنائیں لیکن پشاور میٹرو بس جو ایک کھرب روپے سے تجاوز کر گئی اس کا دور دور تک نہیں پتا کہ اس نے کب مکمل ہونا ہے؟ ایک خاتون اس میں جاں بحق ہو گئی۔ مالم جبہ کے سکینڈل پر بھی کمیشن بننا چاہئے، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے۔ اِدھر سے بھی اور اُدھر سے بھی چور، چور کی الزام تراشیاں ہوتی ہیں۔ میری گرفتاری سے یا کسی اور کی گرفتاری سے اس بھوکی عوام کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اس ملک کی چمنیاں جو جل رہی تھیں وہ بجھ گئی ہیں ان میں دوبارہ سے دھواں نہیں آئے گا اور مزدور کو روزگار نہیں ملے گا۔ میں جوتشی نہیں ہوں، میں کوئی پیر نہیں ہوں اور مجھے کوئی خواب نہیں آتے لیکن میں حقائق سے منہ نہیں موڑ سکتا۔ آنے والے ہفتے اور آنے والے مہینے بہت خطرناک ہیں۔ جب غریب آدمی کا بیٹا بھوک سے بلکتا ہے تو کوئی باپ اپنے بھوک سے بلکتے بیٹے کے آنسوں نہیں دیکھ سکتا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ جس گھر میں خوشی ہے، خوشحالی ہے اس گھر کو آگ لگا دو۔ اللہ کرے کہ میں غلط ثابت ہوں اور کبھی ایسا نہ ہو۔ یہ جو معاشی melt down ہے یہ ہمیں کہاں لے کر جائے گا اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ یہ کشتی جو سمندر کے درمیان میں ہچکولے کھا رہی ہے اس کی منزل کیا ہے اس کا کسی کو کوئی پتا نہیں ہے؟ آج آئی ایم ایف کے ملازم اسٹیٹ بنک کے گورنر بنا دیئے گئے

ہیں۔ مصر کا حال آپ کے سامنے ہے۔ میری یہاں والوں سے اور وہاں والوں سے بھی درخواست ہے کہ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کی خیر کرے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنی بات دہراؤں گا کہ الزام تراشیوں اور ایک دوسرے کو چور کہنے سے کام نہیں چلے گا اگر احتساب کرنا ہے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے ورنہ اس احتساب کو کوئی ڈھونگ کہے گا کوئی ڈرامہ کہے گا۔ آج لوگ اس کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہیں لیکن اگر ملک کی گرتی ہوئی معیشت میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز نے اپنا ہاتھ ملا کر اس ملک کو economic melt down سے نہ بچایا تو ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کر پائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر آپ کے اقدام کو سراہتا ہوں اور اس ہاؤس کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جس نے پروڈکشن آرڈر کا قانون جاری کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آنے والے وقت میں بھی اس ایوان کو طاقت ور بنانے کے لئے اپوزیشن اپنا کردار ادا کرے گی اور تعاون کرے گی۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں معزز قائد حزب اختلاف کی بات کو دُہراتے ہوئے آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اس مقدس ایوان میں پروڈکشن آرڈر لانے سے اس ایوان کی solidarity اور اس ایوان کے تقدس میں جو اضافہ ہوا ہے اس کے علمبردار آپ ہیں۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں جو NAB کی طرف سے Co-Chairman پاکستان پیپلز پارٹی سابق صدر جناب آصف علی زرداری کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں، جس طرح ان کی ضمانت منسوخی کا انتظار کیا جا رہا تھا، ان کے وزراء کی طرف سے claim تین چار روز پہلے سے چل رہا تھا کہ سابق صدر جناب آصف علی زرداری کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس کی مذمت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ کسی بھی ایسی پیشی کا ذکر کیا جائے جس پر Co-Chairman صاحب نے جانے سے گریز کیا ہو یا کسی قسم کی کوئی gimmick یا strategy کا استعمال کیا ہو۔ انہوں نے اس ملک کے law-abiding citizen کے طور پر ہر ادارے کی اور Honorable court کے ہر اس فیصلے کی پاسداری کی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ گیارہ سال جیل کاٹنے کے بعد convicted ہو کر جیل سے رہا ہوئے تھے۔ کل نیشنل اسمبلی میں بجٹ پیش کیا گیا۔ میں اس پر چند چیزوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بجٹ کے حوالے سے تو ویسے جب آپ کی بجٹ speech ہو گی تو اس وقت بات کر لینا۔ آپ ابھی اپنی بات ذرا مختصر کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں بالکل مختصر بات کرتا ہوں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اپوزیشن ہو یا ٹریژری یہ مقدس ایوان تب مقدس ہے جب ہمارا خود مختار ملک پاکستان سیاسی اور معاشی طور پر مضبوط ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جب وزیر اعظم کا خطاب ہوتا ہے تو اس کے بعد جو اس کے پولیٹیکل اثرات آتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن ان حالات کے بعد جو پاکستان کے معاشی حالات بنتے ہیں، ایک ایک ہزار پوائنٹس سٹاک مارکیٹ گر جاتی ہے اور روپیہ ڈالر کی قدر کے مقابلے میں گر جاتا ہے، ایک دوسرے پر mudslinging کئے بغیر اور ایک دوسرے کو defame کئے بغیر ہمیں مل کر اور یکجا ہو کر اس خود مختار پاکستان کی سلامتی، اس کی بقا اور اس کی عزت کے لئے کام کرنا چاہئے۔ Thank you for your time very kind of you.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد معاویہ! آپ پھر کل بات کر لینا۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب محمد معاویہ: بسم الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تو دو چار باتیں کہنا چاہ رہا تھا اور منظر یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام فتح مکہ کے موقع پر تشریف لے گئے جب اس وقت حضور علیہ السلام نے تمام صحابہ کرام کو خوش دیکھا تو فرمایا کہ مجھے آج کے دن اپنے وہ ساتھی بہت یاد آ رہے ہیں جو یہ خوشی کا موقع نہیں دیکھ سکے۔ آج جب پروڈکشن آرڈر اس ہاؤس میں پاس کر دیا گیا اور اس کا فائدہ بھی بہت سے حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران کو پہنچ رہا ہے۔ قائد حزب اختلاف یہاں موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ میرے دل میں وہ خیالات آ رہے ہیں جب میرے والد صاحب رحمت اللہ علیہ کو پروڈکشن آرڈر نہیں دیا گیا تو میں ان کی نذر ایک شعر کرنا چاہتا ہوں کہ:

اے شمع ہم دل جلوں سے تیرا نصیب اچھا
تو ایک شب جلی ہم برسوں سے جل رہے ہیں

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح قائد حزب اختلاف نے یہ فرمایا کہ آج کے دن اپوزیشن لیڈر کو پروڈکشن آرڈر کے تحت یہاں پر آنے کے لئے کہا گیا اور بلاشبہ انہوں نے اس بات کی مبارکباد پورے ہاؤس کو دی تو میں ان کی اس بات کو appreciate بھی کرتا ہوں اور میں آپ کو بھی اپنی طرف سے، اس معزز ایوان کی طرف سے اور بالخصوص ٹریژری بنچوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ اگر آج اس ایوان کی عزت میں اضافہ ہوا ہے تو سپیکر صاحب آپ کے سیاسی تدبر اور آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ آپ جس دن پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے ترمیم کی بات کر رہے تھے تو اس وقت اپوزیشن کے سارے دوست جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ہم ایک دوسرے سے رابطے میں تھے اور میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ جو بھی اس ہاؤس کی عزت میں اضافے کے لئے قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھائیں۔ آپ کو پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کی مکمل طور پر حمایت حاصل ہو گی اور آپ نے دیکھا کہ آپ کے فیصلے کو نہ صرف حکومت

نے تسلیم کیا بلکہ ہم نے ہر موقع پر اس کو سراہا بھی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمیشہ سراہتے بھی رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن ابھی فرمارہے تھے اور وہ political maturity کی باتیں کررہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس معزز ایوان سے پہلے اور اس کے بعد اس ملک کی سیاست کے لئے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم واقعتاً اتنے politically mature ہو جائیں جس maturity کا مظاہرہ آج ہم کررہے ہیں تو شاید اس ملک کے کافی سارے مسائل ویسے ہی حل ہو جائیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ ساری باتیں ہمیں اس وقت یاد آتی ہیں کہ جب ہم پر خود کوئی مصیبت بن جاتی ہے۔ پھر ہمیں سارے اصول بھی یاد آجاتے ہیں، قاعدے بھی نظر آجاتے ہیں اور ہر چیز نظر آجاتی ہے۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگ پھانسی چڑھ گئے تو کچھ لوگ کیا ایک ہی اس ملک کا لیڈر تھا جس کو پھانسی پر چڑھادیا گیا اور خوشی اس بات کی ہے کہ اس وقت شاید جناب عمران خان تو کرکٹ کھیل رہے تھے اور وہ تو سیاست میں بھی نہیں تھے جب جناب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی۔ میرے خیال میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی سے لے کر چند سال پہلے تک جو درگت پاکستان پیپلز پارٹی کی پاکستان مسلم لیگ نواز نے بنائی ہے وہ پیپلز پارٹی جانتی ہے یا پاکستان مسلم لیگ نواز جانتی ہے۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن آج سیاسی قربانیوں کے حوالے سے اور سیاسی قد کاٹھ کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو ہمیں جناب ذوالفقار علی بھٹو یاد آتے ہیں تو پھر۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس وقت سب اکٹھے تھے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، اب میری بات سن لیں ناں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، No, cross talk. Order in the House. دیکھیں! بات یہ ہے کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف بول رہے تھے تو یہاں سے میں نے کسی کو نہیں بولنے دیا تو آپ بھی مہربانی کریں اور آپ ان کی بات حوصلے اور تحمل سے سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ کاش ہمیں یہ realization اس وقت ہوتی بہر حال وقت گزر چکا ہے۔ اس کے بعد خزانے کے حوالے سے محترم قائد حزب اختلاف نے بات کی کہ اس ملک کے خزانے کے ساتھ جو کھلواڑ کھیلا جا رہا ہے تو میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ جس ملک کا وزیر خزانہ اپنے ملک کے وزیر اعظم کی معاونت سے حکومت پاکستان کے جہاز پر بیٹھ کر اس خزانے کی فائلیں لے کر ملک سے فرار ہو جاتا ہے اس ملک کے خزانے میں کیا بچے گا؟۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب اسحاق ڈار کو جناب عمران خان نے باہر نہیں بھیجا، ہماری گورنمنٹ میں باہر نہیں گئے، آپ کی گورنمنٹ میں باہر گئے ہیں، سرکاری جہاز میں گئے ہیں اور آپ کے وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی ساتھ لے کر گئے ہیں تو اس ملک کے خزانے میں کیا بچتا ہے کہ ایک اشتہاری کو آپ باہر لے جاتے ہیں اور آج بھی وہ اشتہاری ہیں۔ آج بھی ان کو واپس آنے کی اللہ تعالیٰ توفیق نہیں دے رہا تو اس ملک کے خزانے کے ساتھ جو کچھ اس طرف سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ اس بات کا تقاضا کرتی ہے، حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اور آپ کے دل میں جس عوام کا دکھ اور درد ہے وہ عوام آج تقاضا کرتے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے؟ جس شخص نے اس ملک کو لوٹا اس کو سرکاری جہاز میں بٹھا کر آپ باہر لے گئے تھے اور اس بات کا کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج میں شاہد خاقان عباسی کی پریس کانفرنس سن رہا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، میں نے تو کوئی غلط کام نہیں کیا اور میں نے تو اپنی ضمانت بھی نہیں کرائی۔ بھائی تم نے جو اس ملک کے ساتھ ایک کام کر دیا وقت آنے پر تو شاید آپ پر غداری کا مقدمہ بھی بن سکتا ہے کیونکہ آپ ایک اشتہاری کو اپنے جہاز میں بٹھا کر لے گئے۔

جناب سپیکر! یہاں پنجاب کی بات ہوتی ہے آپ گواہ ہیں کہ آپ جب اس صوبے کے وزیر اعلیٰ تھے کیا اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اور گیلری میں بیٹھے ہوئے پریس کے میرے بھائی اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ آپ 100۔ارب روپے کا سرپلس صوبہ دے کر گئے تھے، صوبہ پنجاب میں 100۔ارب روپیہ سرپلس پڑا ہوا تھا۔ آج جب پی ٹی آئی کو

گورنمنٹ ملتی ہے تو2600۔ارب روپے کا قرضہ ملتا ہے۔کیا یہ قرضہ جناب عمران خان نے لیا تھا یا آپ نے لیا تھا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس خزانے کے ساتھ یہ سب جناب عمران خان نے کیا ہے یا آپ نے کیا ہے ؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کچھ بھی نہیں کہتے سوموار والے دن قائد حزب اختلاف نے بجٹ پر بات کرنی ہے اور انہوں نے اپنی بجٹ speech open کرنی ہے۔ میں آج ان سے جواب نہیں مانگوں گا بلکہ یہ سوموار والے دن جواب دے دیں کہ ایک وہ صوبہ جو100۔ارب روپے سرپلس میں تھا وہ2600۔ارب minus میں کیسے گیا؟ یہ ہمیں چھوڑدیں بلکہ اس کا جواب دے دیں اور قوم کو مطمئن کر دیں چونکہ قوم ان سے سوال کرتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!معزز قائد حزب اختلاف نے کہا وہ 1993 میں آپ کے ساتھ گرفتار ہوئے،مجھے بھی افسوس ہے لیکن اس کا ملبہ جناب عمران خان پر تو نہ ڈالیں۔جن لوگوں نے آپ کو گرفتار کیا تھا وہ جانیں اور آپ جانیں۔ آج آپ جن کی پھانسیاں refer کر رہے ہیں تو آپ ان کے متعلق بات کریں۔

جناب سپیکر!میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہم نے ان کے متعلق کبھی بات نہیں کی،یہ پیپلز پارٹی سے میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے پیٹ سے تو یہ چوری کا مال نکالنا چاہ رہے تھے ہم نے تو آج تک نہیں کہا کہ آپ کا پیٹ پھاڑ کر پیسے نکالیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہم آج بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس کسی نے اس ملک کے خزانے کے ساتھ زیادتی کی ہے اس کا احتساب ہونا چاہئے اور پاکستان تحریک انصاف کا یہی منشور ہے کہ احتساب اور بلاامتیاز احتساب،اس میں کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہے چاہے کوئی سابق وزیراعظم ہے،چاہے جو بھی ہے اگر اس نے غلط کام کیا ہے تو حساب دے ہم حساب نہیں مانگتے۔ ہماری پارٹی میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ ہم نے کسی کا پیٹ پھاڑ کر بیچ میں سے پیسے نکالنے ہیں۔ہم یہ کہتے ہیں کہ جائیں اور عدلیہ کے سامنے اپنے آپ کو clear کرائیں اور واپس آئیں تو آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔نیب ہمارا،نیب کا چیئرمین ہمارا اور نہ ہی احتساب عدالتیں ہماری ہیں۔اگر آپ سب تعیناتیاں دیکھ لیں تو ہمارے دور میں کوئی تعیناتی نہیں ہوئی بلکہ یہ ساری پرانی تعیناتیاں چلی آرہی ہیں،آپ نے تعینات کئے،آپ نے قانون بنائے،آپ کے لوگ ہیں اور آپ

سے ہی حساب مانگ رہے ہیں اس لئے آپ جانیں اور وہ جانیں ہم آپ کو اس دن سلام پیش کریں گے جس دن آپ ان سے clear ہو کر یہاں تشریف لے آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی اس صوبے میں وزیر اعلیٰ موجود ہے، میں اپوزیشن سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر اعلیٰ کے چار کیمپ آفس چل رہے ہیں؟ پہلے اس صوبے کے خرچ سے چار کیمپ آفس چل رہے تھے لیکن آج صرف وہی 7 کلب ہے جہاں پر وہ رہائش پذیر ہیں اور ایک ہی کیمپ آفس ہے۔ سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا ہے۔ میرے بھائیو! ابھی وقت آنے دیں جس طرح چیزیں سامنے آرہی ہیں آپ کو خود پتا چلے گا کہ اس ملک کے خزانے کے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا ہے۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے، خدارا ہمیں بدنام مت کیجئے ہم آج بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، آپ منتخب لوگ ہیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن یہ استدعا ضرور کروں گا کہ عدالتوں سے clear ہو کر آئیں۔ آپ بھی عدلیہ پر یقین رکھتے ہیں، آپ بھی عدالتی نظام پر اعتماد رکھتے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ عدلیہ جو فیصلہ کرے گی ہمیں قابل قبول ہوگا، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر اپنی جماعت کی طرف سے اور اپنی قیادت کی طرف سے ان کو اس بات کی کھلے بندوں دعوت دیتا ہوں کہ اس ملک اور اس صوبے میں جمہوریت کے فروغ کے لئے، اس ایوان کے تقدس کے لئے، اس ایوان کے معزز ممبران کے تقدس میں اضافے کے لئے اور ان کے بحیثیت پارلیمنٹیرین role میں اضافے کے لئے جو کچھ بھی کرنا پڑا پاکستان تحریک انصاف اس کا ساتھ دے گی۔

جناب سپیکر! آپ جو بھی اقدامات کریں گے ہم آپ کا ساتھ دیں گے، آئیں مل کر اس ہاؤس کی عزت میں اضافہ کریں، اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر قائد حزب اختلاف پر ایک الزام لگا جس دن وہ رہا ہو کر آئیں گے، اپنے آپ کو clear کروا کر آئیں گے تو سب سے پہلے میں ان کو مبارکباد دوں گا لیکن خدارا عدالتی نظام، انتظامیہ، حکومت، سیاسی قیادت سب کو ایک ہی رگڑے میں مت رگڑیں کسی کو بچا ہوا رہنے دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ملک کو جن حالات کا سامنا ہے وہ ہماری وجہ سے نہیں ہے ہمیں تو آئے ہوئے 9 مہینے گزرے ہیں ہم تو 9 سال والوں سے حساب ضرور مانگ سکتے ہیں۔ خدارا 9 مہینوں والوں سے حساب نہ مانگیں، آپ 9 سال کا حساب دیں اگر آپ 10 / 9 سال کا حساب دیں گے تو پھر ہم بھی آپ کو حساب دیں گے۔ کیونکہ جو آپ نے کیا اس کا جواب آپ نے دینا ہے اور جو ہم نے کیا اس کا جواب ہم نے دینا ہے اس لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہوئی کہ آپ کے پروڈکشن آرڈرز کی وجہ سے قائد حزب اختلاف اسمبلی میں آئے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ آئندہ بھی آئیں اپنے خیالات کا اظہار کریں لیکن خدارا جوڈیشری، اس ملک کے قومی اداروں اور بالخصوص گورنمنٹ کو نہ چھیڑیں، گورنمنٹ اپنا کام کر رہی ہے آپ جانیں عدالتیں جانیں جب فیصلہ ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! ایک سیکنڈ کے لئے تشریف رکھیں۔ جو معزز ممبران جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی لیڈرشپ میں بیٹھے ہیں اور جو حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں میں سب سے پہلے تو آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہم سب نے ایک ایسا کام کیا ہے جس سے ہمارے ہاؤس کے تقدس میں اضافہ ہوا ہے۔ جب ہاؤس کے تقدس میں اضافہ ہوتا ہے تو عوام اور میڈیا کی نظروں میں ایک ایک ممبر کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بے شک ہم آپس میں لڑتے رہیں، ہماری اپنی اپنی جماعتیں ہیں، ہمارے اپنے اپنے اصول ہیں، ہمارے اپنے اپنے مسائل ہیں لیکن آپ لوگوں نے مل کر ایک ایسا کام کیا ہے جس سے اجتماعی طور پر سبھی کو فائدہ ہوا ہے۔ یہاں جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہیں۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین کا اس لئے شکریہ ادا کر رہا ہوں کہ یہ لوگ اس سارے issue میں میرے معاون بنے ہیں اور میرا ساتھ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں خاص طور پر وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اس سے بڑھ کر جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہماری جتنی بھی قانون سازی ہوئی اس پر جناب عمران خان نے مجھے ذاتی طور پر اس بات پر سراہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بے شک ہمارے جو بھی stands ہیں ظاہر ہے ہم سارے اپنے اپنے stands پر کھڑے رہتے ہیں اور اپنے مؤقف کی تائید کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں لیکن اللہ کی مدد سے جس طرح راستہ نکلا ہے انشاء اللہ آئندہ بھی میری کوشش ہو گی کہ سب کو اس بات پر لے آؤں کہ ہم ایک ایسا کام کر جائیں جو تاریخ ساز ہو جس کی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی ایک مثال دی جاسکے کہ یہ ہاؤس تھا جس نے صحیح معنوں میں ایسے فیصلے کئے ہیں جن سے نہ صرف اس ہاؤس، اس کے ممبران بلکہ تاریخ بھی گواہ رہتی ہے کہ آپ کے اس کام کو آنے والے لوگ سراہتے رہیں گے اور آپ کے اس فیصلے کو یاد کرتے رہیں اس لئے ہم ایسا کام کر جائیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ اگر ہم نیک نیتی سے چلیں، اگر ہم دل صاف کر کے چلیں، بغض رکھ کر نہ چلیں اور اللہ سے مدد مانگیں تو اللہ کی مدد سے ایسے کام ہو جاتے ہیں اور اس کی مثال آپ سب کے سامنے ہے اس لئے میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر کوئی تلخ باتیں ہو جاتی ہیں تو اُن کے لئے ہم سب تھوڑا دل بڑا کریں، تھوڑا حوصلہ مزید بڑھائیں اور اپنے اندر برداشت پیدا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کے بہت سارے معاملات بہتر انداز میں چلتے رہیں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس سے ایک مثال بن کر نکلیں۔ جی، میاں محمد حمزہ شہباز شریف! اب آپ بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج وزیر قانون کچھ زیادہ جذباتی ہو گئے ہیں اور وہ میری باتوں کو دل پر لے گئے ہیں۔ میں نے کسی کی پھانسی کے حوالے سے بات نہیں کی بلکہ ایک تاریخی پس منظر میں تقریر کی ہے۔ میں نے اپنی اور اس وقت حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی غلطیوں کی بات کی تھی۔ وزیر قانون میری اس بات کو شاید اپنی طرف لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے کہوں گا کہ آپ اسے دل پر نہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ دوسری بات یہ کہوں گا کہ وزیر قانون نے بات کرتے ہوئے ہمارے دور کے چار Camp Offices کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہماری حکومت کے مقابلے میں آپ کے انتظامی اخراجات بڑھے ہیں، کم نہیں ہوئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: باتوں اور تقاریر کے یہ مقابلے تو جاری رہیں گے۔ اب میں اس دُعا کے ساتھ آج کا اجلاس ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔ اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14۔ جون 2019 بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔